REGD NO. P. 67

رجسٹرڈ نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ رمئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۹ رمئی بوقت ۱/۲ ۷ صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل بعد دوپہر حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال چند روز کے لئے پاکستان تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت دار الامان واپس لائے۔ آمین۔

فہرست اسماء احمدی حجاج بابت سال ۱۹۶۴ء

۱۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان
۲۔ حضرت المنیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق
۳۔ اہلیہ صاحبہ " " "
۴۔ حضرت عبد اللہ صاحب سیٹھی امیر جماعت احمدیہ عدن
۵۔ والدہ صاحبہ " " " "
۶۔ اہلیہ محترمہ " " " "
۷۔ مکرم محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد
۸۔ اہلیہ محترمہ " " " "
۹۔ والدہ محترمہ " " " "
۱۰۔ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور
۱۱۔ مکرم عبد الحمید صاحب عارف لاہور
۱۲۔ اہلیہ صاحبہ " " "
۱۳۔ والدہ محترمہ " " "
۱۴۔ مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب درویش قادیان
۱۵۔ " بابا خدا بخش صاحب درویش "
۱۶۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب ضلع لاہور
۱۷۔ " عبد الغفور صاحب ربوہ حال کویت
۱۸۔ والدہ محترمہ " " "

(باقی صفحہ پر)

مرکزِ اسلام مکہ مکرمہ سے ایمان افروز مکتوب

(قسط ۳)

از مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

ہم مدینہ منورہ سے مورخہ ۱۱ر اپریل کی شب کو مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل مدینہ منورہ کے حرم شریف میں جا کر روضہ اقدس پر آخری سلام بھیج کر یہ دعا کی جس کا مضمون حسب ذیل ہے۔ اے رحیم و کریم خدا ہم گنہگار بندے تیرے حضور حاضر ہیں۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے ہم اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ یا ارحم الراحمین خدا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اے خدا تو اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین کو صحت کاملہ اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کر اور آپ کے فیض سے تمام افراد جماعت کو فیضیاب ہونے کی توفیق عطا کر۔ اے خدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد خاندان کو خیر و عافیت سے رکھ اُن کو ہر ایک ابتلاء، مصیبت، بیماری، دکھ و پریشانی سے محفوظ رکھ۔ اے ارحم الراحمین خدا جماعت احمدیہ کے مبلغین جو تبلیغ کے لئے باہر ممالک میں گئے ہوئے ہیں ان کی تبلیغ میں جس قدر تکالیف و مصائب و دکھ درپیش ہیں اُن سب کو دور فرما۔ اور اُن کی تبلیغ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ اے رب العالمین خدا تمام افراد جماعت احمدیہ کو ہر ایک ابتلاء، مصیبت، دکھ، بیماری و پریشانی سے محفوظ رکھ اور ہم سب کو دینی و دنیاوی ترقی عطا کر اور ان سب کو اپنے نعمتوں کا حقیقی وارث بنا۔ اے خدا تمام روئے زمین کے لوگوں کو بھی رفع اللہ تو کر اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کے نیچے جمع کر اور ان سب کو اسلام اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا کر۔ اے خدا مجھ پر رحم کر میری اولاد پر رحم فرما۔ میرے رشتہ داروں پر رحم فرما اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد و بشر پر رحم فرما اور اپنے فضل و کرم کے دروازے ہم پر کھول دے اور اپنے فضل و کرم سے ہمیں مالا مال کر۔ اے ارحم الراحمین خدا تو سب کے گناہوں کو معاف فرما اور ہم سب کا تو حامی و ناصر ہو جا اور ہم سب کا انجام بخیر کر۔ آمین ثم آمین۔

میں نے یہ دعا روضۂ اقدس پر مدینہ منورہ میں اور مکہ شریف کے ملتزم اور میزاب رحمت اور مقام ابراہیم پر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو ہم سب کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

مدینہ سے مکہ مکرمہ

ہم مدینہ منورہ سے ۱۱ر کی شب کو روانہ ہو کر مورخہ ۱۲ر اپریل کی صبح کو خیر و عافیت مکہ مکرمہ پہنچے۔ مدینہ منورہ میں بعض پاکستانی احمدی حضرات جو اس وقت کویت میں ہیں وہ مدینہ منورہ میں ہم سے ملے ہم حرم شریف میں باقاعدہ پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے رہے اور روزانہ اجتماعی دعا بھی ہوتی رہی۔ مکہ معظمہ آنے کے بعد اور بہت سارے احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ اس دفعہ تقریباً (۸۰) احمدی حضرات حج کے لئے تشریف لائے ہیں۔ بیرون ممالک کے احمدی افراد سے ملاقات نہ ہو سکی کیونکہ اُن کا صحیح پتہ نہ چل سکا۔ ان حضرات میں سے قابل ذکر حضرات حسب ذیل ہیں:۔

حج بیت اللہ کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی کی قادیان میں مراجعت

احمدیہ محلہ میں پُرتپاک خیر مقدم

قادیان ۱۲ر مئی۔ حج بیت اللہ و زیارتِ مدینہ منورہ سے مشرف ہو جانے کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کل مورخہ ۱۱ر مئی کو بوقت نو بجے شام بخیر و عافیت قادیان میں مراجعت فرما ہوئے۔ آپ کی تشریف آوری پر مسجد مبارک والے بڑے گیٹ کے سامنے احمدیہ بازار میں مقامی احباب اور درویشان قادیان نے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

ارضِ حرم میں مناسکِ حج بجا لانے کے بعد مورخہ ۴ر مئی کو الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ کے قافلہ کے ساتھ ہی محترم مولانا صاحب موصوف کی واپسی کا بھی پروگرام تھا (محترم مولانا صاحب کو جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب ہی اپنے والد مرحوم کی طرف سے حج بدل کرانے کے لئے اپنے ساتھ لے گئے تھے) چنانچہ واپسی سفر کے لئے یہ قافلہ ۴ر مئی کو مکہ سے چھ بجے (ہندوستانی ٹائم کے مطابق) جدہ کے لئے بذریعہ کار روانہ ہوا۔ یہ رات جدہ میں ہی گزاری۔ اگلے روز بتاریخ ۵ر مئی دس بجے صبح جدہ سے آپ کا ہوائی جہاز ۱۶۰ مسافروں کو لے کر ۶۲۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بمبئی کی طرف روانہ ہوا۔ چنانچہ سہ پہر ۵ بجے بخیر و عافیت بمبئی پہنچ گئے۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے آپ کے لئے ۸ر مئی کو امرتسر کے لئے سیٹ ریزرو کروائی ہوئی تھی۔ اس لئے آپ ۸ر مئی کو بمبئی سے بذریعہ ریل روانہ ہو کر ۱۰ر مئی کو امرتسر پہنچ گئے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے اُسی وقت قادیان بھی بذریعہ تار محترم مولانا صاحب کی تشریف آوری کی اطلاع دے دی۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ سٹیٹ کی آٹھویں عظیم الشان سالانہ کانفرنس

(مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرکزیہ)

جماعتہائے احمدیہ کیرلہ کی آٹھویں سالانہ کانفرنس غیر معمولی شان و شوکت اور عظیم الشان کامیابی کے ساتھ مورخہ ۲۵، ۲۶ اپریل بروز ہفتہ اتوار کوڈیتور میں منعقد ہوئی۔ کوڈیتور کالیکٹ سے ۱۷ میل مشرق کی طرف واقع ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہ موپلوں کا مرکز اور ان کے کیرلہ امیر کی قیام گاہ ہے یہاں بھی احمدیت کا پیغام چند سال ہوئے پہنچا تھا اور محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل اور مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے یہاں پر کئی دفعہ سلسلہ تقاریر بھی جاری فرمایا تھا جس کے نتیجہ میں تین افراد سلسلہ میں داخل ہوئے اور کچھ دوست سلسلہ کے ہمدرد بن گئے۔

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ یہاں کے ملا محمد قاضی جو کہ احمدیت کے سخت مخالف اور رسالہ ملبار کے فرزند جناب ایم۔ اے محمد صاحب کو احمدیت سے گہری دلچسپی اور عقیدت ہے جس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے ہی خرچ پر ایک چھوٹی اور خوبصورت مسجد احمدیوں کے لئے تعمیر کروائی۔ جماعت احمدیہ ہندوستان کی تاریخ میں شاید یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک غیر احمدی نے احمدیوں کے لئے ایک مسجد تعمیر کی ہو۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے تخرج الحیی من المیت کا ایک ایمان افروز نظارہ دکھایا اس مسجد کا جو کہ قریباً ۵۰۰۰/- روپے کے خرچ پر تعمیر ہوئی ہے ماہ اپریل کے آخر میں افتتاح قرار پایا تھا۔ محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل کی رائے کے مطابق سالانہ کانفرنس بھی ان ہی تاریخوں میں اسی جگہ منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ یہ کانفرنس مورخہ ۲۵ اور ۲۶ اپریل محترم مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے افتتاح کے لئے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج مدراس خاص طور پر مدعو تھے۔ کیرلہ، میسور اور ٹامل سٹیٹوں سے تین صد سے زائد احمدی نمائندے اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ کرونا گاپلی، کالیکٹ، کنانور، پینگاڈی، مرکرہ، کوڈالی، تیلچری، پنڈل، ہیدا گرہ، منار گھاٹ، پالگھاٹ، لالنور، کرولائی، پیرمیم یونانی، گمبل، منگلور وغیرہ جماعتوں سے کثیر تعداد میں احمدیوں اور غیر احمدیوں نے شرکت کی۔

سپیشل بس کنانور سے کوڈیتور تک ایک سپیشل بس کا انتظام کیا گیا۔ جس میں پینگاڈی، کوڈالی اور مرکرہ کے بعض نمائندے بھی شریک ہوئے جس جس علاقہ سے عموماً مخالفین کے مرکز وں سے ہماری یہ سپیشل بس جس کے چاروں اطراف احمدیت کے متعلق بڑے بڑے پوسٹر آویزاں تھے گذرتی تھی سارے ماحول اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد احمدیت کا غلبہ وغیرہ فلک شگاف نعروں سے گونجتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ ہر جگہ مختلف قسم کا احمدی لٹریچر بھی تقسیم ہوتے تھے۔

احمد نگر کوڈیتور میں کانفرنس کے لئے ایک وسیع و عریض میدان جس کا احمد نگر نام رکھا گیا تھا۔ یہ جلسہ گاہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور ٹیوب لائیٹوں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ میں داخل ہونے کے لئے ایک بہت بڑا گیٹ جس کے دونوں طرف احمدیت کی تعلیم پر مشتمل بڑے بڑے طغرے لگائے گئے تھے بنایا تھا۔ اور ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقبرہ کا فوٹو نمایاں طور پر رکھا گیا۔

کانفرنس کے دونوں دنوں میں احمدیوں اور غیر احمدیوں سے یہ گاؤں خوب بھرا ہوا بارونق نظر آیا اور ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ یہاں پر ایک بہت بڑا میلہ لگ گیا ہے۔

احمدیہ مسجد کا افتتاح مورخہ ۲۶ اپریل شام کو چار بجے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت افتتاحیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولوی عبد اللہ صاحب نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی امینی صاحب نے اپنی جادو بھری آواز سے ایک وجد انگیز اذان دی اور محترم مولوی عبد اللہ صاحب کی اقتداء میں اس مسجد میں عصر کی نماز پڑھی گئی۔ اس طرح سینکڑوں احمدی حمد و ثناء اور تشکر کے جذبات کے ساتھ آستانہ الوہیت پر سربسجود ہوئے۔

کانفرنس مغرب و عشاء کی نماز کے بعد جلسہ کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے اپنی تعارفی تقریر میں بتایا کہ یہ کانفرنس اب تک بڑے بڑے شہروں میں ہی منعقد ہوا کرتی تھی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہم یہ کانفرنس ایک گاؤں میں منعقد کر رہے ہیں۔ یہ احمدیت کی تاریخ میں ایک دور سے دور کے افتتاح کی طرف اشارہ ہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی ولولہ انگیز اور پُراثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے احمدیت کی غرض و غایت اور اس کے کارنامے اور امن عالم کے لئے کوششیں وغیرہ امور پر سیر کن بحث فرمائی۔ اس تقریر کا ترجمہ مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے کیا۔

مولانا صاحب کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم جناب محمد صالح صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونا گاپلی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "پیغام صلح" کے ملیالم ترجمہ کا افتتاح کیا اس تصنیف کا ترجمہ مکرم جناب این حامد صاحب نے بڑی جانفشانی سے فرمایا تھا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس کے بعد محترم مولانا عبد اللہ صاحب نے پُر از معلومات تقریر فرمائی جس میں آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، وفات عیسیٰ علیہ السلام، نبوت، موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت، دہریت، کمیونزم، مودودیت وغیرہ مسائل پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں بتایا کہ کوڈیتور میں جن لوگوں نے احمدیت کو نیست و نابود کرنے کی سعی کی اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی اولاد کو احمدیت کو یہاں مضبوطی سے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ امر ایک معجزہ سے کسی صورت میں کم نہیں۔

محترم مولوی صاحب کی اس تقریر کے بعد مکرم ایم۔ کے حسن کویا صاحب نے تحریک احمدیت کے موضوع پر روشنی ڈالی بعدہٗ خاکسار نے وفات عیسیٰ علیہ السلام کے زیر عنوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت ایک انسان ایک رسول، ایک معبود باطلہ اور حضرت علیہ السلام کی شخصیت پر چار جہت سے قرآن کریم احادیث صحیحہ اور اجماع صحابہ کی روشنی میں ثابت کیا کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی سی۔ پی علی کٹی صاحب معلم وقف جدید کی زیر عنوان نبوت تھی۔

محترم مولوی صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد یہ جلسہ چار گھنٹے کے بعد ۱۱ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی دوسرے دن بھی محترم مولوی عبد اللہ صاحب کی زیر صدارت مکرم مولانا امینی صاحب کی تلاوت اور مکرم عبد العزیز صاحب کی نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم محمد صالح صاحب مکرم ابن عبد الرحیم صاحب ایڈیٹر "ستیہ دوتن" مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے علی الترتیب حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی آمد، اسلام اور کمیونزم، الہدایت الحیاۃ اور دجال و یاجوج ماجوج کے عنوانوں پر تقریر فرمائی۔ یہ پرمغز تقاریر بہت ہی علمی اور پُر از معلومات تھیں آخر میں محترم مولوی امینی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابی پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کا ترجمہ خاکسار نے سنایا۔

اس طرح یہ جلسہ پانچ گھنٹے کے بعد ٹھیک ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جلسہ گاہ سامعین سے کچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ ہر ایک کی زبان سے یہ بات نکلتی تھی کہ مالابار کی تاریخ احمدیت میں اتنا عظیم الشان اور کامیاب جلسہ کبھی اور کہیں منعقد نہیں ہوا۔ اس جلسہ میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مہمانوں کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں غیر احمدیوں کی طرف سے ہماری اس کانفرنس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عارضی دکانات کھول گئی تھیں جن سے انہیں کافی آمد نی ہوئی۔

کانفرنس پنڈال کے ساتھ ہی کالیکٹ کے Book Center Ahmadia International کے زیر اہتمام ایک خوبصورت بک سٹال بھی کھولا گیا جہاں سے کثیر تعداد میں احمدی لٹریچر اور کتابیں فروخت ہوئیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ محترم مولوی عبد اللہ صاحب کی تصنیف "النبوۃ فی القرآن" اسی موقعہ پر شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مولانا صاحب نے قرآن کریم کی پندرہ آیتوں سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد بھی نبوت غیر تشریعی جاری ہے۔

اخبارات اور پریس کانفرنس ہمارے اس جلسہ کی منظم رپورٹیں کیرلہ کے کثیر الاشاعت اخبارات ماتربھومی، منورما، جن ریگا، اور چندریکا نمایاں رنگ میں شائع کیں۔ جس کو نقل کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ ماتربھومی اخبار نے جلسہ کی دو تصویریں بڑی سائز میں شائع کیں

علاوہ ازیں مورخہ ۲۷ اپریل کو کالیکٹ میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں کیرلہ کے مشہور ملیالم اور انگریزی اخبارات کے نمائندے شریک ہوئے اس کانفرنس میں مکرم مولوی امینی صاحب نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر انگریزی میں ایک تقریر کی جس کے بعد

(باقی صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ

دین کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرو اور ان میں بشاشت محسوس کرو

اگر قربانی میں بشاشت نہیں تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

سورۂ کوثر کی پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ اور سورہ کوثر کی تلاوت کے بعد فرمایا

قرآن کریم کی سورتیں ایک دریا ہیں

جن میں سے قسم قسم کے قیمتی لعل نکلتے ہیں۔ وہ ایک سمندر ہیں جس میں سے قسم قسم کے جواہر نکلتے ہیں۔ اس کلام کے کئی بطن ہیں اور ہر بطن اپنے اندر کئی معانی رکھتا ہے۔ یہ ایسا کلام ہے جس میں انسانی کلام کا ذرہ بھر دخل نہیں۔ ایک ہی آیت کئی کئی مضمونوں پر حاوی ہوتی ہے اور صرف ایک ایک لفظ کے علیحدہ علیحدہ معانی ہیں بلکہ ساری کی ساری آیت کئی مطالب پر مشتمل ہوتی ہے۔ میں نے سورۂ کوثر پر کئی دفعہ خطبہ پڑھا ہے۔ اور کئی معانی بیان کر چکا ہوں۔ آج میں اس کے ایک اور پہلو پر بیان کروں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انا اعطینٰک الکوثر

یعنی ہم نے تجھ کو بہت بھلائی دی ہے اللہ تعالیٰ اپنے مومنوں کو فرماتا ہے کہ ہم نے

تم کو خیر کثیر دی ہے

جس کی کوئی انتہا نہیں۔ تم جس قدر چاہو اس میں سے بھلائی کی باتیں معلوم کر سکتے ہو یہ ایسی تعلیم ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں اور جس کی کوئی حد بندی نہیں لیکن اس انعام کے ساتھ یہ بھی یاد رکھو کہ انعام سے حاصل کرنے کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہوتی ہے اوّل تو یہ کہ انسان منعم

انعام کی قدر کرے

اگر اس کی قدر نہ کی جائے تو وہ انعام چھین لیا جاتا ہے۔ یہ ایک قانون ہے جو نہ صرف جانداروں میں ہے بلکہ بے جان چیزوں میں بھی جاری ہے صرف یہی نہیں کہ ایک عالم استاد کی طالب علم قدر نہ کرے اور اسے عزت سے نہ دیکھے تو طالب علم کو اس سے فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ بے جان چیزوں میں بھی یہ قانون نظر آتا ہے جب تک ان کی قدر نہ کی جائے اور ان کا صحیح استعمال نہ کیا جائے تب تک وہ فائدہ نہیں دیتیں۔ سب سے بے جان چیز زمین ہے جس پر ہم چلتے اور پرورش پاتے ہیں۔ اس پر اپنی تمام زندگی گزارتے ہیں۔ اس سے اگر صحیح کام نہ لیں تو وہ بھی ہمارے لئے مفید نہیں ہوگی۔ اس سے ہم فوائد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ یہی حال دوسری چیزوں کا ہے۔ ایک بے جان ہستی کی قدر نہ کرو تو وہ فائدہ دینا چھوڑ دے گی۔ مثلاً زمیندار کو پہلے تو وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اگر وہ وقت پر اس کی نگہداشت کرے۔ اور وقت پر کھاد نہ ڈالے اور پانی نہ دے تو دو چار سال بعد پیداوار کا ملنا بند ہو جائے گا۔ وہی زمین جو پہلے سے اعلیٰ فائدہ دیتی ہے وہی چند سال بعد ردی ہو جائے گی۔

پھر انسان کے اپنے اعضاء ہیں۔ مثلاً ہاتھ ہی ہے اگر اس کا استعمال چھوڑ دیا جاوے تو وہ تھوڑے عرصہ کے بعد خشک ہو جائے گا۔ ہر چیز جس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر بے جان ہے تو وہ استعمال کے چھوڑ دینے سے ضائع ہو جائے گی۔ اگر وہ جاندار ہے تو فائدہ روک لے گی۔

اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حال ہے

اس نے یہ تمام قاعدہ جاری کیا ہے۔ جس کی اصل میں یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے لئے چاہتا ہے کہ اس کے انعامات کی قدر کی جائے اور اگر قدر نہ کی جائے تو وہ اپنے فیض کو روک لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کریم کو فرماتا ہے کہ جب ہم نے تم پر اتنا بڑا انعام کیا ہے تمہیں کوثر عطا کیا ہے۔

تو پہلی بات یہ ہے فصل لربک کہ

اپنے رب کا شکریہ ادا کرو

اس کے انعامات کی قدر کرو۔ ایک معمولی شخص کے معمولی احسان پر جب شکریہ ادا کرنا ضروری ہے تو ہم نے تو تم کو وہ چیز دی ہے جو ہر ضرورت اور ہر زمانہ میں کام دیتی ہے۔ تمہارا پہلا فرض اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ہے کہ تم زبانی اور عملی طور پر دونوں طریق سے اس کا شکریہ ادا کرو کیونکہ قدر نہ کرنے سے وہ انعام روک لیا جاتا ہے اور بغیر ان دونوں طریق کے شکریہ پورا نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان عملی طور پر اظہار شکریہ کرے تب بھی درست نہ ہوگا۔ اگر صرف زبانی طور پر کرے تب بھی شکریہ میں شامل نہ ہوگا مثلاً ایک دوست کے تحفہ کا زبانی شکریہ نہ ادا کرے۔ اگرچہ اسے لے بھی لے تب بھی تحفہ دینے والے دوست کا دل خوش نہ ہوگا۔ اگر صرف زبانی طور پر شکریہ ادا کرے اور اس کی عملاً قدر نہ کرے تب بھی اس کے دل میں ملال پیدا ہوگا تو شکریہ دونوں طریق سے پورا ہوتا ہے۔ پھر انسان کی نعمتیں تو بعض وقت بغیر ضرورت کے بھی ہوتی ہیں لیکن

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

تو تمام وجوہ سے کامل ہوتی ہیں اور تمام ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے تم کو ایسی نعمت دی ہے کہ جس کی کوئی انتہا ہی نہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کی قدر کرو۔ اس کا شکریہ ادا کرو۔ اب وہ شکریہ دو طریق سے ہو سکتا ہے۔ ایک تو زبان سے کہ اس کے انعامات کا زبان کے ذریعہ سے اظہار کیا جائے اور اس کو یاد کیا جائے۔ دوسرے اپنے عمل سے عمل سے اس طرح کہ ان نعمتوں کو

موقع کے مطابق استعمال کرو

جس بات کے لئے اس نے کوئی طاقت دی ہے اس کیلئے تم ان نعمتوں کو استعمال کرو اور ایسے طور پر ان کا استعمال کرو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی ہتک نہ ہو۔

پھر کبھی بھی کوئی نعمت مفید نہیں ہوا کرتی جب تک اس کے لئے محنت نہ کی جائے۔ اور اسے مفید بنانے کیلئے کوشش نہ کی جائے۔ مثلاً پلاؤ ہے اسے کو وہ شخص کیسے کھا سکے گا جس کا معدہ خراب ہے۔ اس کے اندر ایک چاول جانا بھی اس کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اسی طرح ایک بڑے مکان میں وہ شخص کیسے رہ سکے گا جو وہمی ہے اور بڑے مکانوں کی رہائش سے ڈرتا ہے اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انعام کے صحیح استعمال کے لئے طاقتوں اور محنت کی بھی ضرورت ہے۔

نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے

قربانی کی ضرورت

ہے مثلاً کنواں تو پانی کا موجود ہے لیکن اس سے پانی نکالنے کے لئے بھی تو محنت کی ضرورت ہے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف یہی ضروری نہیں کہ تم عمل اور زبان سے شکریہ ادا کرو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ تم اسی طرح ذبح کرو جس طرح اونٹ ذبح کیا جاتا ہے۔ تب تم اللہ تعالیٰ کے دوسرے انعامات کے بھی وارث ہو گے۔ دیکھو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پر یہ معارف کھولے گئے اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قربانیاں کیں۔ پس تم بھی کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے تبھی فائدہ اٹھاؤ گے جب تم اپنے آپ کو پورے طور پر اونٹ کی طرح ذبح کرو گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وانحر

اور وانحر اونٹ کے ذبح کرنے کو کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے نحر کا لفظ رکھا ہے جس میں دونوں باتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک تو یہ کہ قربانیاں کرو۔ دوسرے یہ

خوشی سے قربانیاں کرو

یعنی وہ قربانیاں منظور ہوں گی جو خوشی سے کی جائیں۔ بعض قربانیاں تو انسان کو مجبوراً کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر بعض ابتلاء آتے ہیں لیکن یہاں یہ قربانیاں مراد نہیں۔ بلکہ صدقہ قربانیاں مراد لیں جن میں تمہاری شاہ رگ کٹ جائے۔ اور شاہ رگ کے کٹنے سے تمام خون باہر نکل جاتا ہے اور کچھ باقی نہیں رہتا تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ایسی قربانیاں کرو کہ تمہارا کچھ باقی نہ رہے۔ پھر ان قربانیوں میں تم خوشی اور سرور محسوس کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ

انّ شانئک ھو الابتر

کہ تمہارا مقابلہ کرنے والی قومیں نیست و نابود ہو جائیں گی ابتر اسے کہتے ہیں جس کی طرف کوئی نسل منسوب نہ ہو۔ فرمایا کہ اول تو ایسی قربانیاں کرو۔ تمہارا کچھ باقی نہ رہے یعنی سب کچھ قربان کر دو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ تم خوشی سے وہ قربانیاں بجا لاؤ۔ تمہارے اندر ملال اور رنج پیدا نہ ہو۔ بلکہ جتنی زیادہ قربانیوں کا تم سے مطالبہ کیا جائے اتنی تمہارے

دلوں میں بشاشت ہو

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام قومیں تمہاری طرف اپنے آپ کو منسوب کریں گی۔ اور تمہاری ہی جماعت دنیا میں پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور دوسری تمام قومیں ملیامیٹ ہو جائیں گی دیکھو یہ قرآن کریم اور تعلیم کتنا عظیم الشان انعام ہے۔ اور کتنی بڑی نعمت ہے۔ لیکن نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے کچھ شرائط بھی ہیں۔ ایک شرط تو یہ ہے کہ تم عملی اور زبانی طور پر شکر کرو۔ اس نعمت کی قدر کرو۔ دوسری شرط یہ کہ قربانیاں کرو۔ تیسری شرط یہ کہ ان قربانیوں میں بشاشت تمہارے اندر ہو

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر سامان ترقیات کے عطا کئے ہیں۔ ایک خزانہ دیا ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔

ایک سمندر ہے

جس کی تہ کا کوئی پتہ نہیں۔ اور ایسی رحمتیں نعمتیں اور تائیدیں کی ہیں کہ ہم ان کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ لیکن باوجود اس کے بہت لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ ہم کہاں قربانیاں کریں۔ ہم کو تو کھانے کو نہیں ملتا۔ اور دوسری قوموں کے پاس سب کچھ ہے ان کے گھر مالوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن لوگوں کو یہ علم نہیں کہ دوسری قوموں کو جو کچھ ملتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی کتوں کے آگے روٹی ڈالے۔ اور اس میں زہر ڈال دے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم دوسرے کتوں کے آگے روٹی دیکھ کر وہ روٹی اپنے کتے کے آگے بھی ڈال دو گے۔ خواہ وہ بھی بھوکا ہی ہو۔ جب تم اپنے کتے کے آگے زہر آلود روٹی نہیں ڈالتے تو اللہ تعالیٰ بھلا اپنے بندوں کو وہ چیز کیونکر دے سکتا ہے۔ جس میں ان کی ہلاکت ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے ان کفار کو جو اموال دیئے ہیں وہ ان کی

ترقی کا موجب

ہیں اور ہم انہیں ترقی دینا چاہتے ہیں نہیں یہ تو ہم انہیں ہلاکت کے لئے دیتے ہیں۔

پس دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو اللہ تعالیٰ کو علم نہیں اور یا ہماری کوششوں میں نقص ہے۔ نہ تو یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم نہیں کہ ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ اور نہ یہ بات ہے کہ ہماری کوششوں میں نقص ہے جیسا کہ ابھی آتا ہے جب ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں تو تیسری وجہ ہوگی اور وہ یہی ہے کہ

وہ اموال ہمارے لئے بہتر نہیں

وہ ایک زہریلی روٹی کی طرح ہیں۔ جو کوئی آقا اپنے غلام کو بلکہ اپنے کتے کو بھی نہیں دیتا۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ طبیب کہتا ہے کہ چاول مت کھانا۔ اب ایک بچہ خواہ کس قدر روئے کیا ماں اپنے بچہ کو چاول کھلائے گی۔ تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ جبھی ملی انسان کے دین اور خیر خواہی کے لئے مضر ہوتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی بھی خیر خواہی ماں جتنی بھی نہیں۔ حالانکہ وہ تو آپ ہی ماں ہے آپ ہی باپ ہے آپ ہی خالق ہے آپ ہی رازق ہے

پس یہ جو تم دیکھتے ہو کہ دوسروں کو ملتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے وہ ایسی روٹی ہے جس میں سنکھیا پڑا ہوا ہے۔ اب کتنی حیرانی ہے کہ تم خیر خواہی کو بدخواہی سمجھتے ہو۔

پھر بہت ہیں جو نعمت کو نعمت تو جانتے ہیں لیکن اس کا شکریہ عملاً اور قولاً نہیں ادا کرتے۔ مثلاً

قرآن، اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے

اسے نہیں پڑھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جو ذخیرہ معارف اور اسرار کا ملا ہے اسے توجہ سے نہیں پڑھتے اور اگر پڑھتے ہیں تو اس پر عمل نہیں کرتے اب جب تک اس نعمت کے شکریہ میں قربانیاں نہ کی جائیں تب تک اس نعمت سے کیسے فائدہ پہنچ سکتا ہے کوئین کے جیب میں پڑے رہنے سے تو بخار نہیں اتر جاتا۔ روٹی خواہ ایک من سر پر اٹھاؤ اس سے بھوک نہیں اتر سکتی

تیسرا گروہ وہ ہے جو اول تو قربانی نہیں کرتا اور اگر کرتا ہے تو بوجھ محسوس کرتا ہے بلکہ بسا اوقات جب کوئی

قربانی کے لئے

اور خدمت کے لئے تحریک کرتا ہے تو اس سے بجائے اس کے کہ خوش ہوں اس پر ناراض ہو جاتے ہیں اور لڑ پڑتے ہیں۔ حالانکہ اتنا نہیں سوچا جاتا کہ کیا ماں کبھی ناراض ہو سکتی جب اس کو اس کے بچہ کے فائدہ کے لئے کوئی بات یاد دلائی جائے اس کو تو تحریک کرنے والے اور یاد دہانی کرانے والے دوست کا اس قدر شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس کا گویا غلام ہی ہو جائے۔ کیونکہ اول تو

مومن کا اپنا فرض ہے

کہ وہ خدمت دین کے لئے ہر موقعہ پر قربانی کے لئے تیار رہے۔ لیکن اگر اس کو دوسرا دوست تحریک کرتا ہے۔ تو اگر اس کے اندر ذرہ بھر بلکہ رائی برابر بھی ایمان ہوتا۔ تو تمام عمر اس کا غلام ہو جاتا۔ پھر بعض لوگ ہیں جو قربانی تو کر دیتے ہیں۔ لیکن بشاشت نہیں پاتے ہیں یاد رکھو کہ جس قربانی میں بشاشت نہیں۔ وہ قربانی منظور نہیں۔ جتنا جتنا تم بوجھ اٹھاؤ اتنا ہی تمہارے اندر نور اور سرور پیدا ہو۔

درحقیقت انسان اگر سوچے تو اس کو معلوم ہو جائے کہ جتنی یہ قربانیاں کرتا ہے اتنا ہی اس کا

بوجھ ہلکا ہوتا ہے

دنیا کی نعمتیں ایک نقصان کی طرح ہیں۔ جو اس نے اپنے سر پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اب جوں جوں نقصان اس کے سر پر سے اتارے جائیں گے۔ توں توں اس کا بوجھ ہلکا ہوتا جائے گا۔ مثلاً اگر دس کا بوجھ اس کے سر پر ہے۔ اور اس میں سے تین کا بوجھ اٹھا لیا گیا ہے۔ تو وہ خوش ہوگا کہ پہلے دس کا بوجھ تھا۔ اب سات باقی رہ گئے ہیں چلو کم از کم تین کی کمی تو ہوئی اسی طرح جو شخص قربانیاں کرتا ہے۔ وہ اپنا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کو کم نقصان کا سوال ہوگا۔ بلکہ جتنا بوجھ کم ہوگا اتنا ہی وہ خوش ہوگا۔ انسان اس نقصان پر رنج مناتا ہے۔ جو اس کے فعل کا یا دوسرے شخص کا نتیجہ ہو۔ یا ایک طبعی گھبراہٹ ہوتی ہے جس کا تعلق اخلاق سے نہیں۔ وہ تو جانوروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ پس

میں نصیحت کرتا ہوں

کہ اپنے اندر زبانی شکریہ کا مادہ پیدا کرو۔ اور ہر قسم کی قربانیاں کرو۔ اور ان میں بشاشت محسوس کرو۔ اگر قربانی میں بشاشت نہیں تو تم کبھی فاتح نہیں بن سکتے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات کا زبانی اور عملی دونوں طور پر شکریہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور ہم قربانیوں کے لئے بشاشت کے ساتھ تیار ہوں۔ اور ہمارے اندر ملال نہ ہو ٭

مرکز کی ایک تعلیمی ضرورت!

اس سے قبل بھی متعدد بار اخبار بدر میں اعلان کیا گیا ہے کہ نصرت گرلز سکول قادیان میں بعض "محکمہ تعلیم" کے قواعد و ضوابط کے پیش نظر "ٹرینڈ" استانیوں کو مدرسہ مذکورہ میں رکھا جانا ازبس ضروری ہے۔ اور جب تک نظارت ہذا اس کمی کو پورا نہیں کرتی اس وقت تک نصرت گرلز اسکول قادیان بعض سرکاری مراعات کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ جو ہر صورت مدرسہ کے لئے مفید ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود مسلسل تحریکات کے نظارت ہذا مدرسہ مذکورہ کی دو خالی آسامیوں کو پُر کرنے سے قاصر رہی — ہماری جماعت ہمیشہ ہر شعبۂ حیات کی ترقی کی جدوجہد میں دوسری جماعتوں سے پیش پیش اور ممتاز رہی ہے لہٰذا نظارت ہذا باور ہی نہیں کر سکتی کہ جماعت ہائے ہندوستان میں ٹرینڈ استانیوں کا فقدان ہے یا ٹرینڈ استانیاں کمیاب ہیں۔ لہٰذا نظارت ہذا بذریعہ اعلان ہذا امیر جماعت ہائے ہندوستان کی جے۔ بی۔ ٹی۔ اور بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بہنوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مرکز کی ضرورت کو مقدم رکھتے ہوئے اپنی خدمات کی پیشکش فرمائیں۔ یہ پیشکش نہ صرف اقتصادی نقطۂ نظر سے ہی منفعت بخش ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی کا بھی موجب ہوگی۔

نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ ہماری تعلیم یافتہ بہنیں جلد اس درخواست کو قابل توجہ سمجھیں گی۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

نوٹ:- مدرسہ مذکورہ بالا کی ہر دو آسامیوں کا مشاہرہ گورنمنٹ کے گریڈز کے مطابق دیا جائے گا۔

مرکز اسلام مکہ مکرمہ سے ایمان افروز مکتوب

۱۹۔ مکرم غلام رسول صاحب جمعدار ربوہ حال کویت
۲۰۔ مکرم حمید اللہ صاحب حال کویت
۲۱۔ مکرم نذیر احمد صاحب ربوہ " "
۲۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ " " "
۲۳۔ فرزند " " "
۲۴۔ دختر " " "
۲۵۔ محترم عبد الغفار صاحب یادگیر میسور
۲۶۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ " " "
۲۷۔ مکرم محمد محسن صاحب یادگیر
۲۸۔ " نصیر الدین احمد ولد ڈاکٹر بدر الدین صاحب
۲۹۔ " عبد الرؤف صاحب ولد عبد الواحد صاحب
۳۰۔ " محمد یعقوب صاحب بھتیجا جمیل احمد صاحب درویش قادیان
۳۱۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور
۳۲۔ " شیخ عبد الرحمن صاحب راولپنڈی
۳۳۔ اہلیہ محترمہ " " "
۳۴۔ مکرم ابراہیم ابوبکر صاحب
۳۵ " ڈاکٹر منیر صاحب لاہور
۳۶ اہلیہ محترمہ " " "
۳۷۔ مکرم محمد رمضان لاہور
۳۸ اہلیہ محترمہ " "
۳۹۔ مکرم محمد المبارک صاحب
۴۰۔ " ڈاکٹر رشید صاحب پاکستان

ایک خصوصیت

مکہ مکرمہ میں بھی ہم سب احمدی باجماعت پانچ وقت کی نمازیں ادا کر رہے ہیں اور روزانہ بعد نماز عشاء حرم شریف میں اجتماعی دعا اور طواف بھی کر رہے ہیں نمازیں اور دعائیں اجتماعی طور پر حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل کراتے ہیں۔

مورخہ ۱۵ اپریل کو حکومت کی جانب سے حج کا اعلان کیا گیا سب حاجی حج کیلئے تیاریوں میں مشغول ہو رہے تھے۔ معلمین اپنے اپنے حجاج کیلئے مقام منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے لئے ٹینٹوں، ڈیروں کا انتظام کر رہے تھے۔ حجاج سے سفر خرچ بھی وصول کر رہے تھے ہر حال ان ایام میں مکہ مکرمہ میں حاجیوں کی کافی چہل پہل تھی اور تمام حاجی مکہ مکرمہ میں جمع ہو رہے تھے۔ دو یوم قبل سے ہی معلمین اپنے حاجیوں کے لئے ٹینٹوں و ڈیروں و خورد و نوش کے سامان نیز بذریعہ لاریوں کے حمل و نقل کرنے میں مصروف تھے۔ آخر کار مورخہ ۱۹ اپریل کو ہمارے معلم صاحب نے بھی اپنے حاجیوں کو احرام باندھنے کی ہدایت دی۔

مناسک حج کا آغاز

ہم نے مورخہ ۱۹ کو احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ صفا مروہ کی سعی کی۔ بالآخر

(بقیہ صفحہ اول)

رات کے تقریباً ۱۱ بجے ہندوستانی ٹائم کے مطابق لاریوں میں سامان وغیرہ رکھا گیا۔ تمام حاجی بذریعہ لاریوں کے مقام منیٰ کو روانہ ہوئے۔ منیٰ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ لیکن کثرت آمد و رفت موٹرہ لاریوں کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد منیٰ پہنچے پہلے ہی ڈیروں کا انتظام تھا۔ ہم نے ڈیرہ کی رات بسر کی مورخہ ۲۰ اپریل کو بھی منیٰ کے مقام پر ہی قیام رہا۔ منیٰ کا میدان ایک بہت ہی بڑا اور وسیع میدان ہے۔ جس کے دو جانب پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ کئی میل تک حاجیوں کے ٹینٹ و ڈیرے لگے ہوئے تھے۔ جا بجا معلمین نے اپنے اپنے علاقائی رنگ برنگ کے جھنڈے اپنے اپنے ڈیروں کو لگائے ہوئے تھے تاکہ حاجی لوگ دور سے ہی جھنڈوں کو دیکھ کر پہچان سکیں۔ مورخہ ۲۰ اپریل کو دوپہر تک منیٰ کا تمام میدان حاجیوں سے بالکل پُر ہو گیا۔ مکہ شریف خالی ہو چکا تھا اور تمام حاجی منیٰ پہنچ چکے تھے۔ تمام منیٰ کا میدان جدھر دیکھو انسانوں سے پُر تھا۔ راستہ چلنا دشوار ہو چکا تھا۔ تمام حاجی احرام باندھے ہوئے دو سفید چادروں میں ملبوس اور سر ننگے نظر آ رہے تھے۔ منیٰ میں ایک بہت ہی بڑی اور وسیع مسجد ہے جس کو مسجد خیف کہا جاتا ہے اس کے درمیان ایک بڑی وسیع گنبد بنی ہوئی ہے۔ مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام کر کے نمازیں ادا کی تھیں اس مسجد کا پورا حصہ حاجیوں سے ہمیشہ پُر رہتا ہے۔ یہاں سارا دن حاجی نوافل ادا کرتے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ نوافل ادا کئے اور دعائیں کیں۔

منیٰ میں اور ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس کا نام مسجد کوثر ہے اس مسجد میں سورہ کوثر نازل ہوئی تھی۔ یہاں بھی ہم نے باجماعت نماز ادا کی اور اجتماعی دعا کی۔ منیٰ کے مقام پر تین شیطانوں کے نشانات بنائے گئے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں (۱) شیطان اول (۲) شیطان وسطیٰ (۳) شیطان عقبیٰ۔ جنکو حاجی لوگ کنکریاں مارتے ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔ اس میدان کے ایک جانب ایک بہت اونچا پہاڑ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی وحی سنائی تھی جس میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے حکم ہوا تھا۔ بہادر بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار کے حکم کو سنکر فرمایا تھا یا ابتِ افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔

منیٰ کے مقام پر تمام حاجی پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنا ضروری ہے۔ اسلئے یہاں ایک دن قیام کر کے مورخہ ۲۱ اپریل کو بعد نماز فجر یہاں سے روانہ ہو کر عرفات کے میدان کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ تمام حاجی بیک وقت منیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ منیٰ سے عرفات کا میدان ۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بہت سارے حاجی پیدل چلے جاتے ہیں۔ جو جلدی پہنچ جاتے ہیں بذریعہ سواریوں کے جو حاجی عرفات جاتے ہیں دیر سے اپنے اپنے مقامات پہنچتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حمل و نقل کے لئے ہزاروں کی تعداد میں موٹریں چلتی ہیں باوجود تین چار سڑکیں جاتی ہیں۔ لیکن موٹروں کو راستہ ملنا دشوار ہے ٹھہر ٹھہر کر جانا پڑتا ہے۔ عرفات کے میدان میں تو موٹروں کو جانے کیلئے کئی گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔ موٹروں کی اور انسانوں کی بہت بھیڑ ہوتی ہے۔ عرفات کا میدان کہا جاتا ہے کہ بارہ میل کی وسعت پر پھیلا ہوا ہے یہ میدان میں حاجیوں کے ڈیرے ہی ڈیرے نظر آتے ہیں۔ حاجیوں کے ڈیرے ہی ڈیرے نظر آتے ہیں۔ حاجیوں کے پہنچنے سے قبل ہی معلمین اپنے حاجیوں کے لئے ڈیرے نصب کر دیتے ہیں۔ حاجی عرفات کے میدان میں دوپہر تک مکمل طور پر پہنچ جاتے ہیں۔ عرفات میں سورج کے زوال سے وقوف کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے حاجیوں کا دوپہر تک عرفات میں پہنچنا ضروری ہے۔ ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی جاتی ہے۔ بعد ادائی نماز ظہر و عصر حاجی اپنے اپنے ڈیروں میں نوافل ادا کرتے رہتے ہیں اور دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ عرفات کے میدان میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام جبل رحمت ہے۔ یہ پہاڑ کوئی زیادہ اونچا نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی جبل رحمت پر دعائیں کی ہیں۔ اس لئے تمام حاجی اس پہاڑ پر جا کر بھی دعائیں کرتے ہیں۔ یہ پہاڑ حاجیوں سے اس طرح پُر ہوتا ہے کہ پہاڑ کے پتھر نظر آتے بلکہ انسان ہی انسان سفید احرام کی چادروں میں نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ انسانوں کا ایک بہت بڑا پہاڑ بن گیا ہے۔ عرفات کے میدان کے ایک جانب ایک بہت بڑی مسجد بنی ہوئی ہے جس کا نام مسجد نمرہ ہے۔ اس مسجد میں عرفات کے دن امیر فیصل خطبہ دیتا ہے۔ حاجی اس میں ظہر و عصر کی نماز ادا کرتے ہیں۔ بوجہ دوری کے اکثر حاجی اپنے اپنے کیمپوں میں ظہر و عصر کی نماز ادا کر کے نوافل پڑھتے اور دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ ہم تمام احمدی مرد و مستورات نے بھی جبل رحمت پر جا کر اجتماعی دعا کی۔ دعا حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل نے کرائی۔

میدانِ عرفات کا بھی عجیب نظارہ ہوتا ہے میلوں میل ڈیرے لگے ہوتے ہیں۔ حاجیوں کی چہل پہل ہوتی ہے۔ معلمین کی جانب سے حاجیوں کو کھانا کھلوایا جاتا ہے۔ عرفات کے میدان میں پانی کی کوئی قلت نہیں پانی افراط سے ملتا ہے۔ عرفات کے میدان میں حاجی مغرب تک ٹھہرتے ہیں بصورت غروب ہونے کے بعد بغیر نماز مغرب پڑھے کے یہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔ یہ میدان بہت ریتلا ہے دوپہر میں خوب گرمی ہوتی ہے۔ باوجود سخت گرمی ہونے کے بھی حاجی عبادات و ذکر الٰہی و دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں۔ مغرب سے واپسی کی تیاری شروع ہوتی ہے۔ ہر معلم یہ چاہتا ہے کہ اپنے حاجیوں کو جلد سے جلد مزدلفہ کو پہنچا دے۔ خیمے اکھڑے جاتے ہیں سامانوں کو سمیٹا جانا بھی شروع ہو جاتا ہے آناً فاناً تھوڑی دیر میں سارا میدان حاجیوں سے خالی ہو جاتا ہے۔ تمام حاجی عرفات سے روانہ ہو کر مزدلفہ میں آ کر رات بسر کرتے ہیں۔ مزدلفہ میں مغرب کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ رات وہیں ٹھہر کر اکثر اوقات عبادات نوافل و ذکر الٰہی میں گزارتے ہیں فجر کے وقت اول وقت میں فجر کی نماز سے قبل یا بعد بلکہ بعض حاجی رات میں ہی کنکریاں چن لیتے ہیں تاکہ منیٰ میں رمی کی جا سکے۔ مزدلفہ کا میدان بھی بہت وسیع میدان ہے۔ یہاں ٹینٹ وغیرہ کا انتظام نہیں ہوتا بلکہ تمام حاجی سارے میدان میں بغیر سائے کے آسمان تلے قیام کرتے ہیں رات کے وقت اس میدان میں بہت سردی ہوتی ہے۔ رات کے وقت اس میدان میں جدھر دیکھو ادھر حاجی لوگ آگ جلاتے رہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آسمان پر ستارے چمک رہے ہیں یہاں حاجی ایک رات گزار کر صبح کی فجر کی نماز پڑھ کر سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ مزدلفہ سے منیٰ تین میل کے فاصلہ پر ہے یہ تین میل کا فاصلہ موٹروں کے ذریعہ بوجہ کثرت اژدہام و بکثرت آمد و رفت موٹروں وغیرہ کے ۶-۷ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ موٹریں دو گز چلتی پھر رک جاتی ہیں۔ پھر دو گز چلتی ہیں پھر گھنٹوں تک ٹھہری رہتی ہیں۔ اس طرح بہت وقت صرف ہوتا ہے بجز کی نماز پڑھ کر مزدلفہ سے روانہ ہو کر منیٰ تک سورج کے زوال تک پہنچتے ہیں۔ منیٰ میں آ کر حاجی رجم رمی یعنی بڑے شیطان کو رمی یعنی کنکریاں مارتے ہیں ہر حاجی مزدلفہ سے جو کنکریاں لاتا ہے۔ اس میں سے سات سات کنکریاں شیطان کو مارتا ہے۔ بعد فراغت رمی ہر حاجی قربانی کے لئے مسلخ کو جا کر قربانی دیتا ہے مسلخ کافی فاصلہ پر ہے۔ دھوپ کی شدت صبح سے بالکل کھانا پانی نہیں

... نا ... جمار ہر یاں وذبح وغیرہ
مسدلفہ کو نسرما ہی برکوں کو
منیٰ اکر احرام کھولنا پڑتا ہے
اسی لئے اکثر حاجی اسی دن قربانی
وغیرہ دے دیتے ہیں۔ یہ حاجی
مورخہ ۲۱ اپریل کا ہے۔ مزدلفہ
سے حاجی منیٰ کو آجاتے ہیں۔
حکومت کی جانب سے منیٰ کے
میدان کے ایک جانب پہاڑ کے
دامن میں ایک کمپونڈ کا مسلخ بنایا
گیا ہے۔ جس میں حاجی قربانی
دیتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں
بکرے۔ گائے اور اونٹ ذبح
کئے جاتے ہیں۔ ذبح شدہ جانوروں
کا یہ حال ہوتا ہے کہ سارا
میدان ذبح شدہ جانوروں سے
بھر جاتا ہے۔ تل دھرنے کو جگہ
نہیں رہتی۔ جابجا ڈھیر لگے رہتے
ہیں۔ ذبح شدہ جانور حکومت
بذریعہ لاریوں کے دور لے جا کر
دفن کر دیتی ہے۔ یہاں پر حفظانِ
صحت کی جانب سے بہت اچھا
انتظام ہے۔ نیز منیٰ۔ عرفات
اور مزدلفہ میں پانی کا بھی بہت
اچھا انتظام ہے۔
حاجی قربانی دے کر احرام
کھول کر طوافِ زیارت کے لئے
منیٰ سے مکہ مکرمہ آنا پڑتا ہے۔
چنانچہ منیٰ سے سب حجاج ۲۲ کی
شام کو یا ۲۳ اپریل کی صبح کو مکہ مکرمہ
آکر طوافِ زیارت کر کے پھر منیٰ
چلے آئے۔ منیٰ جاکر ۲۳ اپریل
بعد دوپہر تینوں شیطانوں کو رمی

... یعنی ہر شیطان کو سات سات
کنکر مارتے رہے۔ رمی جمار
کے وقت بڑی گڑبڑ ہوتی ہے
مستورات تو جا ہی نہیں سکتیں۔
بہت بھیڑ ہوتی ہے۔ پھر مورخہ
۲۴ اپریل تیسرے تینوں شیطانوں
کو سات سات کنکر مار کر حاجی
مکہ شریف واپس آگئے۔ ۲۴ اپریل
کو سب حاجی مکہ شریف پہونچ گئے۔
ہر تینوں مقامات عبادات و
مقیم کی ترتیب ہی علیحدہ علیحدہ ہے
یہ مناسک حج ہیں۔ جو ہر تینوں میدانوں
میں مختلف طریق اور مختلف رنگ
میں ادا کئے جاتے ہیں۔ ان تینوں
مقامات کے سفر میں اور ان عبادات
میں انسانی زندگی کے لئے بہت
بڑا سبق رکھا گیا ہے۔ تاکہ انسان
اپنی زندگی کو اسی رنگ میں بسر کرے
دعا فرماویں کہ اللہ تعالے ہم
تمام احمدی بھائیوں کو جو اس
دفعہ حج کے لئے بیت اللہ شریف
تشریف لائے ہیں ان تمام کے
مناسک حج قبول فرمائے۔ اور
خدا ان سے راضی ہو اور ان سب
کا انجام بخیر ہو۔ آمین۔
ہم انشاء اللہ تعالے مورخہ ۱۰ مئی
کو بذریعہ ہوائی جہاز واپس بمبئی
پہنچ جاویں گے۔

خاکسار

محمد معین الدین احمدی جنت گنٹہ
سابق مقیم مکہ مکرمہ
۲۶/۴/۶۴

شذرات

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

امریکی تجویز امریکہ نے تخفیف اسلحہ کانفرنس میں یہ تجویز پیش کی ہے امریکہ اور روس دونوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے دور مار ہوائی جہاز برباد کر دیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ تجویز پیش کرتے ہوئے امریکہ سے کچھ بھول ہو گئی ہے۔
تجویز کی عبارت یہ ہونی چاہیئے تھی کہ امریکہ اور روس کو چاہیئے کہ اپنے تمام دور مار ہوائی جہاز اور ہائیڈروجن بموں کے ذخیرے۔ میزائل کے اڈے اور آبدوز کشتیاں ترقی پذیر ممالک کے حوالہ کر دیں۔ تا ایک مرتبہ یہ بھی اتحادیوں اور محوریوں کی طرح جنگ کا مزہ چکھ لیں۔
یہ جو روز انہ ایک دوسرے کو بات بات پر گھڑکی دیتے رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ تو ختم ہو۔ یورپ جنگ کا مزہ چکھ چکا ہے۔ اسے قدر عافیت معلوم ہو چکی ہے۔ .. اب جنگ سے گھبراتا ہے۔ مگر ایشیا اور افریقہ ابھی جہنم کی اس بھٹی سے دور ہیں۔ خدا نخواستہ یہاں بھی یہ لاوا پھوٹ پڑے تو انھیں بھی قدر عافیت معلوم ہو جائے۔

کیا مقا
ممکن ہے کہ صدر امریکہ نے یہ نکات پیش کر کے ترقی پذیر ممالک کی حرص و احتیاج پر لطیف طنز کی ہو۔ شاید انھوں نے ابھی تک ہندوستان کے نامور شاعر مرزا اسد اللہ غالب کا یہ شعر نہیں سنا کہ

بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں!

بھلا اس شعر کی موجودگی میں ہم ان نکات کی کیا داد دیں۔ وہ ان کی پالیسی ہے اور یہ اپنا مسلک۔

اپنی مدد آپ کرو اور اب سُنئیے صدر مسٹر لنڈن جانسن کی یہ اہم تجویز کہ امریکی مالی امداد میں ایسی شرائط لگائی جائیں کہ ترقی پذیر ممالک کو اپنی مدد آپ کرنے کا احساس ہو۔
صدر امریکہ نے اگلے سال غیر ممالک کی امداد کے لئے کانگریس سے جو رقم مانگی ہے وہ گذشتہ تمام سالوں کی امدادی رقوم سے کم ہے۔ اس کی وجہ انھوں نے یہ بتائی ہے کہ ہر سال امریکہ غیر ممالک کی امداد کے لئے جو رقم مخصوص کرتا تھا۔ وہ تمام ترقی پذیر ممالک کی ضروریات سے زیادہ ہوتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ تمام مستحق ملکوں کی امداد کے بعد بھی امریکہ کے پاس ایک بڑی رقم بچ جاتی تھی۔ اور پھر سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ رقم کہاں خرچ کی جائے۔ گذشتہ سال بھی چالیس کروڑ ڈالر بچ گئے تھے
اس کے ساتھ ہی صدر امریکہ نے کم رقم کا مطالبہ کرنے کی یہ وجہ بھی بیان کی کہ اگر امریکہ اسی طرح ترقی پذیر ممالک کی تمام ضروریات پوری کرتا رہا۔ تو آخر ان ممالک میں اپنی مدد آپ کرنے کا احساس کب پیدا ہوگا؟ سنتے ہیں کہ آج تک امریکہ کے کسی صدر نے کانگریس سے ان اہم نکات کے ساتھ امدادی رقوم کا مطالبہ نہیں

حج بیت اللہ سے مراجعت

(بقیہ صفحہ اوّل)

چنانچہ قادیان سے سلسلہ کی کار امرتسر بھیج دی گئی۔ اور آپ ساڑھے نو بجے بخیر و عافیت دارالامان واپس تشریف لے آئے۔ مسجد مبارک کے گیٹ پر تمام درویشان کرام قائم مقام امیر مقامی جناب ملک صلاح الدین صاحب کی سرکردگی میں ایک تنظیم کے تحت استقبال کے لئے کھڑے تھے
محترم امیر صاحب مقامی کی متوقع آمد کے پیش نظر کچھ دیر پہلے ہی منارۃ المسیح کے آٹھوں بجلی کے لیمپ روشن کر دیئے گئے۔ آپ کی کار جونہی ڈھاب والے موڑ سے مڑی منارۃ المسیح پر آن ڈیوٹی بیٹھے نوجوان نے منتظر کھڑے درویشان کو آپ کی آمد کی اطلاع کر دی۔
چنانچہ تھوڑی دیر بعد خوبصورت سبز کار احمدیہ بازار میں آ نکلی۔ جسے دیکھتے ہی احبابِ کرام میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اور اھلاً و سھلاً و مرحبا اور اسلام زندہ باد، حضرت امیر صاحب مقامی زندہ باد کے بلند نعروں سے احمدیہ محلہ کی فضا گونج اٹھی۔ محترم امیر صاحب مقامی جناب ملک صلاح الدین صاحب نے معانقہ و مصافحہ کیا۔ پھر صدر انجمن احمدیہ کے ممبران اور افسران صیغہ جات نے پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ کیا۔ اس کے بعد باری باری درویشان قادیان نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔
آج رات محترم مولانا صاحب نے اپنے اس بابرکت سفر کے ایمان افروز تاثرات سنائے۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں منعقدہ یہ روح پرور مجلس رات ۱۰ بجے تک جاری رہی۔ ارضِ حرم اور دیارِ حبیب کی ایمان افروز باتیں سن کر درویشان نے اپنے ایمان تازہ کئے اور دل انبساط [illegible]

منقولات

قانون وقف میں ترمیم لوک سبھا میں قانون وقف کا ترمیمی بل منظور کر لیا گیا ہے اس ترمیم کے مطابق آئندہ مسلم اوقاف کی آمدنی سے غیر مسلم بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ہم حکومت کی اس جسارت پر حیرت و ناراضگی کا اظہار کر چکے ہیں تاہم ہماری یہ عرض ہے کہ اسلامی اوقاف کے بارے میں خود اسلام ہی کچھ اصول اور ضابطے مقرر کر چکا ہے جب تک ان ضابطوں کو ملحوظ رکھا جائے گا دنیا کی کسی طاقت کو قانون اوقاف میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی کیا حکومت اور اس کے متعلق وزیر نے بل پیش کرنے سے پہلے علمائے کرام سے شرعی نقطۂ نظر معلوم کر لیا تھا؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا حکومت کو یہ حق ہے کہ وہ خالص اسلامی معاملات میں جس طرح چاہے دخل دے؟ اسلامی اوقاف کی آمدنی کو غیر مسلموں کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرے؟ ستر سال کے عرصہ میں بھی کوئی ایسا بل تو پیش کیا ہوتا جس سے مسلمانوں کی ترقی کی رکاوٹیں دور ہوتیں اور وہ محسوس کرتے کہ حکومت ہمارا بھی خیال رکھتی ہے اور وہ ہمارے مفادات سے غافل نہیں ہے۔ جب بھی کوئی بل پیش ہوگا وہ مسلمانوں کے کلیجہ کو پاش پاش کرتا چلا جائے گا آج تک کوئی بل ایسا پیش نہیں ہوا جسے ہم فخر کے ساتھ باہر کی دنیا کو دکھا سکیں کہ حکومت از خود ہماری بہتری کے لئے کام کرتی رہتی ہے۔

مال مفت دل بے رحم اسلامی قانون اوقاف کی روح یہ ہے کہ ان کی آمدنی وقف کرنے والے کی منشاء کے مطابق خرچ ہوگی اگر اس نے تصریح کر دی ہے کہ اس کی وقف کردہ جائداد کی آمدنی سے اسلامی مدرسوں یا مسلمان یتیم خانوں یا مسلمانوں کے مذہبی اداروں کو مدد دی جائے تو اس کی آمدنی انہی مدوں میں خرچ کی جائے گی۔ آج تک کسی وقف نے یہ نہیں کہا کہ اس موقوفہ جائداد کی آمدنی سے غیر مسلموں کی بھی امداد کی جائے کیونکہ امداد کے مستحق مسلمان ہیں، غیر مسلموں کو روپے کی کمی ہے نہ جائداد کی۔ ان کے لئے حکومت کے خزانے بھرے ہوئے ہیں خود ہندو اوقاف سے آج تک مسلمانوں کو امداد نہیں ملی۔ مسلمان تو اپنے دورِ حکومت میں بے شمار مندروں کے لئے کروڑوں روپوں کی زمین اور جائدادیں ہم بادشاہوں نے مندروں، گوردواروں اور مٹھوں کے نام وقف کر دیں۔ اگر قبل از آزادی یا پاکستان کے بعد اوقاف کے لئے زیادہ منافع بخش جائدادیں تھیں تو آج ان کی زبوں حالی کا سبب سرکاری دست اندازی ہے۔ آخر ایک بل کیوں پیش نہیں کیا گیا جس کے ذریعہ مسلمان بادشاہوں کی طرف سے وقف کی گئی زمینیں اور جائدادیں جن کی آمدنی میں مسلمانوں کو بھی شریک کیا جائے؟
(الجمعیۃ دہلی ۱۰ ۵/۶۴)

مباہلہ سورو ضلع بالیسر (اڑیسہ) کا پس منظر
اور
اظہارِ شکریہ

از مکرم سید محمد زکریا صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ

بھدرک کے قریب ضلع بالیسر صوبہ اڑیسہ میں سورو نامی ایک قصبہ ہے۔ مجھ سے چھوٹے بھائی عزیزم میاں محمد یونس صاحب تقریباً پچیس سال سے وہاں کے مقامی سکول میں ہیڈ ٹیچر ہیں۔ ان کی اور مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب کی حقیر مساعی سے دو سال قبل وہاں کے تین نوجوان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور اس طرح سورو کی جماعت معرضِ وجود میں آئی۔ الحمدللہ

حسبِ دستور یہاں بھی مخالفت کی آندھی چلی۔ باہر سے غیر احمدی ملاؤں نے آکر احمدیت کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔ معہ کرتاہ اس علاقہ کے بریلوی ایڈووکیٹ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری سے مباہلہ کی ٹھن گئی۔ کیونکہ موصوف مباہلہ کے بڑے شائق تھے اور پہلے ہی سے انہوں نے اہالیانِ سورو پر ظاہر کر دیا تھا کہ احمدی کبھی بھی میدانِ مباہلہ میں نہیں اتریں گے۔

الغرض ۵ مارچ ۱۹۶۳ء کو سورو میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج کلکتہ و اڑیسہ کی زیر قیادت غیر احمدیوں سے مباہلہ ہوا اور اس کے جو اہم نتائج برآمد ہوئے بالخصوص مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ذلت و خواری نصیب ہوئی وہ اخبار بدر قادیان کے گذشتہ اکتوبر و نومبر ۱۹۶۳ء کے پرچوں میں قسط وار "مباہلہ سورو اور اس کے اہم نتائج" کے زیر عنوان مکرم مولوی ہارون الرشید صاحب کے قلم سے شائع ہو چکے ہیں۔

مجھے یہاں صرف اس کے ایک پہلو کو نمایاں کر کے دکھانا ہے اور وہ ہے دعا کا ہتھیار جس کے ذریعہ ہمیں یہ فتح عظیم حاصل ہوئی۔

مباہلہ سے پہلے سورو میں صرف تین احمدی تھے اب بفضلہ تعالیٰ کئی درجن احباب داخل سلسلہ ہو کر احمدیت پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص جماعت وہاں پیدا ہو گئی ہے اور روز افزوں ترقی پر ہے۔ اس ترقی کو دیکھ کر مخالفین نے پھر سے مخالفت شروع کر دی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نئی جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور مخالفین کے ہر شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

دعا کا نوری ہتھیار

مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے ہاتھوں دعا کا ایک ایسا نوری ہتھیار دیا ہے کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

چنانچہ ان ایام میں تو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے دعا کی عظیم الشان تاثیرات کے کرشمے دکھائے۔ اگرچہ مباہلہ کے دن سے ہی دعا کی جاتی رہی مگر جب میعاد کا آخری دور شروع ہوا۔ اور رمضان المبارک کا مبارک مہینہ آپہنچا ہم نے پہلے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ دعا کرنی شروع کر دی یہاں تک کہ مسجد میں روزانہ جماعتی رنگ میں اور انفرادی رنگ میں بھی احباب خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں میں لگ گئے۔ مکرم مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب صوبائی امیر نے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

بیرونجات کے احمدیوں اور برگزیدہ افراد سے دعا کی درخواست

اس کے بعد دل میں یہ تحریک ہوئی کہ اس موقع پر احمدی دنیا میں بھی دعا کی تحریک کی جائے تا کہ ساری دنیا .... کی احمدی جماعت رمضان المبارک کے مبارک ایام میں دعاؤں میں لگ جائیں تا رحمتِ الٰہی جوش میں آجائے اور ہمارا کام بن جائے۔ چنانچہ اس سکیم کے ماتحت بھدرک جماعت کی طرف سے دعا کی تحریک کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، قمر الانبیاء حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر بزرگوں کے علاوہ صحابہ کرام و درویشگان، علماء پاکستان و ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز بیرونی ممالک کے مشنوں کے مبلغین کرام و جماعت کے دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست بھجوائی گئی۔ اکثر جگہوں سے محبت سے پُر اور ہمدردانہ جواب آنے شروع ہو گئے کہ دعا جاری ہے اللہ تعالیٰ احمدیت کو فتح نصیب کرے آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دعا کے پُر شفقت جواب

جوابات کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، محترم المقام جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب و بعض دوسرے بزرگوں کے جواب میں ایک خاص بات مشترک تھی یعنی یہ کہ یہ مباہلہ سورو میں جماعتی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ چنانچہ ان بزرگ ہستیوں نے جس رنگ کی فتح کا اظہار کیا تھا ایسا ہی بفضلہ تعالیٰ وقوع پذیر ہوا۔ اس مباہلہ کے نتیجہ میں فتح کا یہی پہلو (جماعتی ترقی) نمایاں طور پر غالب رہا۔ کبھی مباہلہ سے پہلے صرف تین احمدی اور کہاں مباہلہ کے بعد جماعت کی تعداد کا تین درجن تک پہنچ جانا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

یہ ساری برکتیں ہمارے مقدس امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی توجہ اور قوتِ قدسی کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں احمدیت کو ہر میدان میں فتح و کامیابی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احمدیوں کو رشتۂ محبت و اخوت کی لڑی میں اس طرح پرو دیا ہے کہ ہم آپس میں بلا امتیاز امیر و غریب کالے یا گورے کے ایک ہو گئے ہیں۔ اس کا ایک دلکش نظارہ ہمیں اپنی دعا والی درخواستوں کے جوابوں کے آنے سے ملتا ہے۔ جنہوں نے نہ صرف دعا جاری رکھی بلکہ اس قدر تسلی آمیز اور محبت سے پُر ہمدردانہ رنگ میں خطوط لکھتے رہے کہ ایسے دیکھ کر ہمارے سامنے قرونِ اولیٰ کا نقشہ کھنچ گیا۔ ہم ان جملہ بزرگوں اور دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ اس طرح اظہار محبت اور شفقت کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء بخشے آمین ثم آمین۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے اپنے متعدد خطوط سے ہمیں بار بار تسلی دی کہ سورو کے مباہلہ کی کامیابی کے [illegible] دعا کر رہے ہیں۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی محبت و شفقت !

یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ محترم المقام جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب باوجودیکہ اس وقت اقوام متحدہ کے صدر ہونے کی حیثیت سے بے حد مصروف اور دورہ پر تھے پھر بھی آں محترم نے اپنے دستِ شفقت سے ایک طویل اخلاص و محبت سے پُر ہمدردانہ مکتوب [illegible] دور افتادہ و غریب احمدیوں کو جب [illegible] نوازا یہ صرف اور صرف آں محترم ہی کا حوصلہ تھا اور احمدیت کی برکت کا ایک نمونہ، ورنہ کہاں ہم اور کہاں صدر اقوام متحدہ۔ اللہ اللہ کیا شان ہے احمدیت کی کہ شاہ و گدا کو ایک ہی صف میں بھائی بھائی بنا کر کھڑا کر دیا اس لئے ہم احمدیت کی نعمت پر جتنا بھی ناز کریں بجا ہے۔

اس ضمن میں مجھے محترم موصوف کا ایک اور واقعہ بھی یاد آ گیا جسے رشتۂ تحریر میں لائے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔

انگریزوں کی عملداری میں جبکہ محترم چوہدری صاحب ریلوے اور کامرس کے ممبر تھے۔ اور اپنے دورہ کے سلسلہ میں بذریعہ ریل اڑیسہ سے گزرنے والے تھے۔ تو اس وقت میں نے موصوف کو کلکتہ خط لکھ کر اس بات کی خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم چند احمدی بھدرک اسٹیشن پر شرف باریابی حاصل کریں۔ کلکتہ کے ایک احمدی دوست نے بعد میں مجھے بتایا کہ جس وقت آپ کا یعنی اس عاجز کا خط پہنچا تو چوہدری صاحب محترم نے خط پڑھ کر اپنے سیکرٹری کو جو غالباً غیر احمدی تھے ہدایت کی کہ بھدرک اسٹیشن پر مجھے جگا دینا۔ سیکرٹری صاحب موصوف نے از راہِ ہمدردی اس بات کا اظہار کیا کہ چونکہ اس وقت رات کے دو بجے ہوں گے اس لئے اس وقت آپ کو disturb کرنا مناسب نہیں۔ سنتے ہی محترم چوہدری صاحب نے فوراً جواب دیا۔ I want to be disturbed یہ واقعہ غالباً ۳۶ء یا ۳۷ء ہوگا۔

ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان کی مساعی جمیلہ

اب میں پھر اپنے اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے محترم ملک عمر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کا تہ دل سے خاص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نہ صرف خود دعا کی اور جماعت میں دعا کی تحریک کی بلکہ ہماری دعا والی درخواست کی نقلیں کروا کر بیرونی جماعتوں میں بھی ارسال کیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔۔

مغربی افریقہ میں دردبھری دعائیں

مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مبلغ انچارج کماسی، غانا مغربی افریقہ اور وہاں کی جماعت کے بھی ہم خاص کر شکرگزار ہیں کہ نہ صرف مولانا موصوف اور وہاں کی جماعت دعا کرتی رہی بلکہ صدقہ بھی جمع کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔ مولانا کے خط سے یہ بھی پتہ چلا کہ ایک افریقن دوست کو ہماری دعا والی درخواست پہنچنے سے پیشتر خواب میں بتایا گیا تھا۔ اس قسم کا خط دعا کے لئے آنے والا ہے

مولانا موصوف کے خط کا ایک اقتباس ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں

"اخویم محترم سید صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۶۳ء کا تحریر کردہ خط موصول ہوا مضمون سے آگاہی ہوئی۔ شام کو نماز تراویح کے وقت جبکہ مسجد احمدیہ حاضرین سے بھری ہوئی تھی جملہ مرد اور عورتیں تراویح کے لئے جمع تھیں ان کو مضمون پڑھ کر سنایا جملہ احباب نے نہایت رقت سے احمدیت کے ان جوانمرد سپاہیوں کے لئے دعا کی۔ یہ جمعرات کا دن تھا۔ پھر رات کو تہجد میں دعائیں جاری رکھنے کی تحریک کی گئی۔ جمعہ کو خطبہ میں اس مباہلہ کے متعلق بیان کیا گیا۔ اور پھر نماز میں کثیر تعداد نے دعا کی۔

بعد ازاں صدقہ جمع کیا گیا اور غرباء کو دیا گیا اور عجیب اتفاق ہے کہ ایک افریقن دوست نے مجھے بتایا کہ ان کو خواب میں اس قسم کے خط آنے کا بتایا گیا تھا واللہ اعلم بالصواب۔"

ایک یادگاری مکتوب

بالآخر میں تبرکاً محترم المقام جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب، سابق صدر اقوام متحدہ وحال جج عالمی عدالت کا خط درج کر دینا مناسب سمجھتا ہوں جو ایک دستاویزی حیثیت رکھتا ہے تا احباب کے اندر دعا کی تحریک ہو۔ اور یہ دستاویز ایک تاریخی یادگار رہے۔

نقل خط

محترم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ سابق صدر اقوام متحدہ وحال جج عالمی عدالت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

8, East 65th St.
New York, 21
U.S.A
22.2.63

"محترمی سید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

خاکسار ۱۴ر دسمبر سے لے کر ۱۱ر فروری تک سفر میں تھا۔ آپ کا والا نامہ مورخہ ۲ر جنوری مجھے سفر کے دوران میں ہی نیویارک سے ہو کر مل گیا تھا۔ اور اس کے ملتے ہی میں نے عاجزانہ دعائیں شروع کر دی تھیں۔ ۷ر فروری کو میں لندن پہنچا۔ ۸ر کو جمعہ کی نماز مسجد لندن میں ادا کرنے کی توفیق ملی وہاں بھی دردمندانہ دعاؤں کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحم سے قبول فرمائے۔ مباہلہ کا حق نبی یا خلیفہ کو ہے اور یا نبی یا خلیفہ کی اجازت سے اور ان کی ہدایات کے ماتحت جماعت کو یا جماعت کے کسی حصہ کو۔ اور مباہلہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ دونوں فریق اپنے دعاوی اور ان کے تائیدی دلائل مباہلہ سے پہلے مجلس میں بیان کریں تا اللہ تعالیٰ کے حضور حجت پوری ہو جائے اور نفس غفلت یا لاعلمی میں اپنے تئیں ہلاکت کے لئے پیش نہ کرے۔ آپ نے جو حالات لکھے ہیں۔ ان کے زیر نظر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مجبوری پر رحم کی نظر رکھتے ہوئے جماعت بھدرک کو مضطر گردانے اور امّن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء کے ماتحت آپ کی اور ہم سب کی زاری اور فریاد کو سنے۔ اور حق کو غلبہ عطا فرمائے اور باطل کو سرنگوں کرے۔ آمین۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ سب رمضان کے مہینہ میں خصوصاً بہت عاجزی اور تضرع اور فروتنی سے دعائیں کرتے رہے ہوں گے۔ اور سال ختم ہونے تک بقیہ ایام میں آستانہ الٰہی پر گرے رہیں گے۔ اور دعاؤں میں یہ پہلو اختیار کئے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشان نمائی فرمائے۔ نہ اس لئے کہ آپ کی بات پوری ہو بلکہ اس لئے کہ کلمۃ اللہ کی بلندی اور سرفرازی ہو اور اس سنگلاخ زمین میں حق کے غلبے کے لئے راستہ صاف ہو اور لوگوں کے دل حق کی طرف مائل ہوں اور حق قبول کرنے کے لئے کھلیں تا بنی نوع انسان غفلت میں ہلاک نہ ہو بلکہ اس آفات کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی توفیق پا کر اسے نجات اور فلاح کا ذریعہ بنائے آمین یا رب العالمین

یہ عاجز پُر معاصی تقصیروار آپ کا بے وطن بھائی بھی دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحم سے آپ سب کا حافظ وناصر ہو اور آپ کی اور ہم سب کی پکار کو سنے اور اسے قبولیت کے شرف سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار ظفر اللہ خاں"

اس خط کو جس سے درد محبت خوف الٰہی تبتل الی اللہ عاجزی اور خاکساری ٹپکتی ہے ناظرین پڑھ کر اپنے اپنے ذوق کے مطابق حظ اٹھائیں گے مجھے اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار سید محمود زکریا احمدی عفی اللہ عنہ صدر جماعت احمدیہ بھدرک۔ اڑیسہ۔

کیرلہ سٹیٹ کی آٹھویں عظیم الشان سالانہ کانفرنس

(بقیہ از صفحہ ۲)

سوالات وجوابات کا سلسلہ بہت دیر تک جاری رہا۔ اس کانفرنس کی رپورٹیں بھی نمایاں طور پر اخبارات میں آگئیں۔

الغرض کوڈیتوری میں منعقدہ اس کانفرنس نے مالابار کی تاریخ احمدیت میں ایک نئے دور کا افتتاح کیا ہے۔ اور اس علاقہ میں غلبۂ احمدیت کا آغاز ہوا۔ اللّٰھم زد فزد

اس کانفرنس کے بعد محترم مولوی عبد اللہ صاحب کی قیادت میں مولانا شریف احمد صاحب امینی مولوی محمد ابو الوفاء صاحب اور اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد منار گھاٹ کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں مورخہ ۲۸ر، ۲۹ر اور ۳۰ر بروز منگل، بدھ اور جمعرات کو جلسے ہوئے۔ جس میں محترم مولوی عبد اللہ صاحب، مکرم مولوی امینی صاحب، مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔

اس کے بعد وہاں سے ہمارا وفد پالگھاٹ کے لئے روانہ ہوا۔ یہاں بھی یکم مئی سے ۶ر مئی تک چھ دن مسلسل جلسے ہوئے جس میں مکرم مولوی عبد اللہ صاحب مکرم امینی صاحب مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسے بھی کامیاب وکامران رہے۔

الحمد للہ دونوں جگہوں میں احمدی بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ اس لئے دونوں جگہوں میں منعقدہ جلسوں کے اخراجات کا کثیر حصہ منار گھاٹ کے ایک مخلص احمدی مکرم ایم۔ کے محمد صاحب نے برداشت کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مالابار میں احمدیت کو نمایاں فتح عطا فرمائے اور ہماری ناچیز کوششوں کو قبول فرما کر نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

میری دو بھانجیوں عزیزہ ناصرہ اور نصرت نے علی الترتیب ایف۔ اے انگلش اور سی۔ ٹی کا امتحان دیا ہے۔ نیز میرے بھانجے عزیز سلیم احمد عباسی کا محکمانہ امتحان ماہ حال کی ۱۸ر اور ۱۹ر تاریخ کو ہونے والا ہے جو نہایت مشکل ہوتا ہے۔

احباب کرام و درویشان قادیان ان تینوں کی نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں کہ مولا کریم انہیں اپنے اپنے امتحانوں میں کامیاب فرمائے۔

خاکسار

قاضی عبد الحمید درویش قادیان۔

زکوٰۃ ادا کرو کیونکہ اپنے اموال کو پاک کرنا ہر صاحب نصاب کا فرض ہے

علم الحدیث پر ایک نظر

(۲)

از یعقوب امجد صاحب ربوہ

۹۔ رُواۃ کے احوال و مراتب کے اعتبار سے بھی روایت کی تقسیم کی گئی ہے۔

اوّل:۔ مقبول۔ اگر کسی روایت کے راویوں میں قبولیت کے اوصاف موجود ہوں تو ایسی روایت مقبول کہلاتی ہے۔

دوم:۔ مردود۔ اگر کسی روایت کے راویوں میں کذب و افترا کا ظن ہو یا دیگر اوصاف مردودیت ہوں، تو ایسی روایت مردود کہلاتی ہے ایسی روایات بالاتفاق متروک العمل قرار دی گئی ہیں۔

۱۰۔ مقبول روایت میں، صحیح، حسن، ضعیف، متصل، مرفوع، موقوف اور مقطوع وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے ہر قسم اپنی جگہ ایک مستقل باب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے ان کے ناموں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ حدیث قدسی:۔ ایسی روایت جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم براہ راست خدا سے روایت کریں مثلاً

عَن ابی ھریرۃؓ قال، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اللّٰہ تعالیٰ اَعددت لعبادی الصالحین مالاعینُ رأت ولا اذنٌ سمعت ولاخطر علی قلب بشر، واقرأوا ان شئتم فلا تعلم نفسٌ ما اُخفی لھم من قرۃ اعین۔

احادیث قدسیہ کا ایک مجموعہ علامہ محمد خلیل الرحمٰن، برہان پوری پوری نے مرتب فرمایا ہے ویسے ہر مجموعۂ حدیث میں خال خال ایسی روایات ملتی ہیں۔

۱۲۔ متفق علیہ:۔ ایسی روایت کو کہتے ہیں، جسے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں نے اپنی کتاب میں درج کیا ہو۔

حدیث کے اصطلاحی تعارف کے بعد اب اس پہلو کو بیان کیا جاتا کہ علم حدیث کے وہ کون سے اغراض و مقاصد ہیں کہ جن کے حصول کے لئے ہمارے اسلاف نے دیدہ ریزی اور جانفشانی کے پہلو بہ پہلو انتہا درجے کے [illegible] تقویٰ کا خیال بھی

یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید متن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس متن کے شارح ہیں جب قرآن مجید کی کوئی آیت نازل ہوتی، تو آپ

رسولؐ خدا خود اس پر عمل پیرا ہوتے اور پھر صحابہ کو اس پر کاربند ہونے کی تلقین فرماتے بعض صحابہؓ کی عقیدت نہایت کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ وہ خیال کرتے تھے کہ اگر کلام پاک سے پوری آگاہی نہ ہوئی تو ہمارا عمل ناتمام رہے گا۔ اس لئے وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ حکم کی بجا آوری کے لئے تربیت حاصل کرتے یا بعض اوقات ایسے مسائل کے متعلق سوال کرتے جو معاشرتی و تہذیبی رشتوں سے متعلق ہوتے۔ آنحضرتؐ کبھی تو اپنے عمل سے اور اکثر اپنے اقوال سے مسائل کی مشکل کا حل پیش کرتے۔ عمل کا نام سُنت قرار پایا اور قول کا حدیث۔

پس علم حدیث کا جاننا دو طرح سے ضروری ہوا ہے۔

اوّل:۔ اس لئے کہ حدیث، قرآنی احکام کی تشریح و تفسیر ہے۔ اگر ہم آج تک قرآن کی تفسیر کے محتاج ہیں، تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم رسول اللہ کے بیان فرمودہ رموز و نکات سے بے نیاز ہو کر اپنی ناقص دماغی عقل کا سہارا تلاش کریں وہ ذات جس پر قرآن مجید کا نزول ہوا اس سے بڑھ کر اسے سمجھنے کا دعوے کرنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے!

دوم:۔ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں قدم قدم پر نمونے کے محتاج ہیں۔ نمونہ ہمیشہ اُس ذات سے اخذ کیا جاتا ہے جو اپنی انسانیت میں کامل صفات کی حامل ہو۔ قرآن مجید رسول اللہؐ کی ذاتِ گرامی کو ہمارے لئے "اسوۂ حسنہ" کے طور سے پیش کرتا ہے۔ آپؐ کے نمونے کو اپنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم آپ کے اخلاق و اعمال اور اقوال کا مطالعہ کریں کیونکہ اُن کے بغیر نمونے کو اپنانا ناممکن ہے۔

پس یہ وہ غرض و غایت ہے۔ جس کے لئے علم حدیث کی جمع و تدوین پر اتنی توجہ دی گئی۔ لاریب کتبِ احادیث کے بطن میں ایسا گنجینہ پوشیدہ ہے کہ کسی دوسری جگہ ماسوا قرآن مجید کے اُس کی تلاش کرنا لاحاصل ہے۔

وہ لوگ جو حدیث کے وجود سے انکار کرتے ہیں ان کے لئے لمحۂ فکر ہے۔ کہ جب کلام اللہ میں اللہ کی ذات بھی موجود ہے کہ اسوۂ رسول کو اپنا نا ہم پر فرض [illegible] ہے تو کیا ہم حدیث کے وجود سے گریز کر

انکار کر سکتے ہیں؟ اُسوۂ رسولؐ، عبادات، حقوق العباد، ارکان اسلام اور سزا و جزا ایسے موضوع ہیں جن کا احادیث میں شرح و بسط سے بیان کیا گیا بلکہ انسان کو ہر شعبۂ زندگی میں ایسے ایسے نشان راہ ملتے ہیں کہ قرآن مجید کا اجمال اُن سب کی تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

اب میں علم حدیث کے اس پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس گنجِ معانی و معرفت سے کیا پایا؟ تاریخِ مذاہب کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب اپنے اپنے دور میں کچھ اصول و قوانین پیش کرتا رہا۔ اگرچہ ہر دور میں فرستادگانِ خدا باقاعدہ شریعت نہیں لاتے رہے۔ تاہم عالم غیب سے جاری شدہ ہدایات کی روشنی میں وہ ایسی تعلیمات کا مرتب بصورت قول و عمل ضرور پیش کرتے رہے ہیں کہ جن پر چل کر انسان اپنی روحانی و مادی اقدار میں ترقی کرتا آیا۔ دُنیا کی قدیم تہذیبیں اور تمام مذاہب سابقہ اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔

جب انسان ترقی کرتے کرتے اپنے عروج کی معراج کو پہنچا تو اس کی ہدایت و راہنمائی کے لئے ہادیٔ اعظم، فخرِ رسل افضل انبیاء حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ خدا تعالےٰ کی آخری شریعت قرآن مجید سے آپ کو نوازا گیا۔ قرآن مجید امم غالیہ کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ ایک نیا نورِ ہدایت، عالمگیر اخوت و محبت اور انسانیت نواز عدل و انصاف کی تعلیم بھی پیش کرتا ہے۔ ہر مذہب و ملت کی تعلیم اساسی طور پر دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔

اوّل۔ حقوق اللہ

دوم۔ حقوق العباد

مذاہب سابقہ میں حقوق اللہ پر زور دیا جاتا۔ مگر حقوق العباد کا پہلو برائے نام سمجھا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ انسان، انسان کا خون پیتا، بھائی بھائی کا گلا کاٹتا بیٹا باپ کو قتل کر دیتا۔ مگر انسانیت کی پیشانی پر عرقِ ندامت تک نمودار نہ ہوتا۔

اسلامی تعلیمات کی بنیاد بھی دو ہی پہلوؤں پر ہے

اوّل:۔ حقوق اللہ

دوم۔ حقوق العباد

مگر اسلام نے دونوں میں سے کسی پہلو کو تشنۂ تکمیل نہیں رکھا۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ اگر عبادات پر زور دیا گیا ہے تو جا بجا انسان بیادری اور ہمدردوں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین بھی فرمائی ہے قرآن کریم کے بعد ہماری تعلیم کا معتبر حصہ ہیں احادیث کی صورت میں ملتا ہے جب ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو انہیں بھی مذکورہ

دو حصوں میں منقسم پاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قرآن مجید ان کے اصول پر محیط ہے تو حدیث اصول کو بیان کرنے کے بعد ان کی فروع کو بھی پیش کرتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید نے اسلام کے ارکانِ خمسہ، توحید و رسالت، اقامت صلوٰۃ، صوم رمضان، زکوٰۃ مال، اور حج بیت اللہ کا اصولی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے مقابل پر حدیث میں اس خاکے کے اصول کو پیش کر کے ان پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ توحید و رسالت کیا چیز ہے، نماز کیونکر ادا کی جاتی ہے روزہ کیوں اور کس کس وقت میں فرض ہے، زکوٰۃ کا نصاب اور اس کے مصارف کیا ہیں اور مناسک و احکام حج کیونکر ادا کئے جاتے ہیں؟ اسی طرح قرآن نے اگر تمام بنی نوع انسان کو بلاتفریق رنگ و نسل ایک ہی برادری میں جمع ہونے کا حکم صادر کیا ہے تو حدیث نے ہمارے لئے وہ چراغ راہ جلائے ہیں کہ جن کی روشنی میں ہم درندہ صفت اور وحشی انسان آپس میں بھائی بھائی بن کر زندگی گزارتے ہیں۔

یہ چیز تجربے و مشاہدے میں آئی ہے کہ ہم حقوق اللہ پر تو اتنا زور دیتے ہیں گویا ہم اپنی روحانیت سے دوسروں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ امر مستحسن ہے مگر اس وقت کہ جب ہم اپنے آپ کو حقوق العباد کے ادا کرنے میں بھی کامل نمونہ بنائیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعدد ایسے فرمان ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حقوق العباد کا ادا کرنا مقدم ہے حقوق اللہ کے ادا کرنے سے۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص دُنیا میں کسی کا حق چھین لیتا ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے پہلے اُس کی ادائی کا ارشاد ہو گا یہاں تک اگر شہید بھی ہو جائے تو اُس کا قرضہ جو حقوق العباد کا ایک حصہ ہے اُس کے معافی کی اجازت کے بغیر معاف نہ ہو گا۔ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں ہم پر ایک دوسرے کے حقوق کا ادا کرنا فرض ہے۔ مگر ہم نے انہیں پس پشت ڈال رکھا ہے

ان سطور پر میں اپنا بیان ختم کرتا ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ قرآن مجید کے مطالعہ کے بعد حدیث شریف کا مطالعہ بھی کریں۔ تاکہ ہم اسلامی تعلیمات کے اصول و فروع سے واقف ہو کر حقوق العباد کو بطریق احسن ادا کر سکیں۔ دراصل اسلامی تعلیم کے یہ دونوں حصے ہر انسان کی روحانی و مادی زندگی سے متعلق اور اس کی اخلاقی اقدار میں سراسر [illegible]

[illegible] مساوی نظر رکھی جائے اور ہر حیثیت سے مطالعۂ حدیث کے بغیر ممکن نہیں [illegible]

ایک روایت پر کچھ اعتراض اور ان کی حقیقت

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

سیدہ حضرات نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی پیش کردہ روایت پر غیر مبائعین کے اخبار پیغام صلح لاہور میں کچھ اور اعتراض کئے گئے ہیں۔ از انجملہ یہ کہ ۵۸ سال بعد کیوں اب یہ روایت ظاہر کی۔ حالانکہ پہلے بھی اس کا علم تھا مگر حسب مرضی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہ جانشین کا مسئلہ خدا تعالے نے پر چھوڑ دیا۔ عام اعلان کیا کہ ثابت ہو کہ خلیفے خدا تعالے مقرر کرتا ہے۔ اور جب تقرر و استحکام ہو گیا تو بطور نشان صداقت یہ روایت پیش کی گئی۔

حضرت ایوب کی مماثلت میں بیماری بھی ایک نشانِ صداقت ہے جو نصر اللہ و دین اللہ میں زیج در فوج داخل ہونے والوں کی کمزوریوں کے واسطے بمنزلہ استغفار (پردہ پوشی) اور موجب تطہیر جماعت ہے۔ چنانچہ جماعتی طور پر دس بیس ہزار مومنوں کی درود خوانی اور لاکھوں کی تعداد تک صدقات۔ بی قبیحے اور تقوے ماشاعت اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچانا ایک بے مثال امر ہے۔ اور خُذ من اموالھم صدقة تطھرھم کی تصدیق و توثیق۔

(۲) خلافت کو فتنہ مبنی فساد قرار دینا آیات سورت نور کی تکذیب ہے اس سے تو خوف سے امن اور تمکین دین مرتضیٰ اور ایمان بالتوحید پیدا ہوتا ہے البتہ منکروں میں بطور سزا اللہ تعالے کی نافرمانی اور فسق و فجور زندگی موجب ہے

(۳) اور یہ کہنا کہ نصاریٰ پوپ کی تقلید ہے۔ غلط اور نزد علی الصادی کا الہام باعث تردید ہے۔ البتہ امیر پیغام کو جو قلم پادریوں کے لاٹ سے تحفہ آیا وہ اُن کو پہنچا دیا گیا تا اشاعت ضلالت کا مقصد ان کے حق میں پورا ہوا۔

(۴) پسر نوح کا طعنہ ٹھیک نہیں۔ الہام ہیں ہذا یا ابراھیم سے ہے۔ اسی لئے عمل غیر صالح کا نشانہ وہ ہیں جو لا ینال عھدی الظالمین کا مصداق ہو کر نقض عہد بیعت ٹھہرے۔ حضور علیہ السلام کی اولاد تو بشر ہے۔ اور بشارت نہیں دی جاتی جب تک صالحین کی پیدائش مقدر نہ ہو (ان اللہ یبشر الانبیاء والاولیاء الا اذا قدر تولید الصالحین) علاوہ ازیں تشابہ آباؤ و آبائی کی سند اپنی جگہ پر بڑی پختہ ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے!!

(۵) مقبرہ بہشتی میں کا امتیاز اپنی جگہ بر حق ہے۔ مگر کوتاہ اندیش مخالف نہیں دیکھتا کہ قرآنی بشارت و اوینٰھما الی ربوة کی پیشگوئی کا پہلے ہونا ضروری ہے۔ تمام امور اپنے وقت پر انجام پذیر ہوں گے فانتظر وا ولا تکونوا اول کافر بہ رہا سوا اس کے قادیان کا اصلی مقبرہ بہشتی تو مبائعین ہی کے قبضہ میں ہے جس سے منکرین خلافت ہمیشہ کے لئے محروم ہو چکے ہیں۔ (بدر) ہمارے امام کو تو خدا تعالے نے یوسف قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے بیسیوں مماثلتیں ہیں۔ البتہ برادران یوسف سر بسر پر خاکم ہیں۔ ذئب کا پتہ بھی ابھی ادس کا الہام پیش کرنے والوں کو اپنے اندر سے لگانا چاہیئے۔ جو بدم کذب لائے ہیں۔ والسلام

اکمل عفا اللہ عنہ

فارم اصل آمد سنہ ۶۳-۶۴ء

جملہ موصی حضرات کی خدمت میں سنہ ۶۳-۶۴ء کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ موصی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال کریں۔ تاکہ ان کے حسابات مکمل کر کے اُنہیں ارسال کئے جا سکیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

---

۲۷ مئی کو "یومِ خلافت" منایا جائے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یومِ خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے مطابق تمام جماعت احمدیہ کا "قیامِ خلافت" پر اجماع ہوا۔ اور جس دن حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ "یومِ خلافت" تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور جلسوں میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ یہ امر نوٹ فرمالیں اور "یومِ خلافت" کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

خاکسار کی بیوی اسقاطِ حمل کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہو گئی ہے جس کی وجہ سے چھوٹا اپریشن بھی کیا گیا ہے۔ اس وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے گو آگے سے افاقہ ہے۔ مگر کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا احباب سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار
محمد احمد درویش کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان

(بقیہ صفحہ ۱۱)

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے بعض اہم ارشادات پر مشتمل رسالہ "نظام بیت المال" نظارت ہذا کی طرف سے شائع کروایا گیا ہے جس کی ایک ایک کاپی جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ سیکرٹریانِ مال اس میں مندرجہ ضروری ہدایات اور ارشادات کے متعلق جماعت کے تمام احباب کو پورے طور سے آگاہ کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

سو جماعت کے جملہ احباب سے توقع ہے کہ وہ مندرجہ بالا امور کی طرف توجہ فرما کر مرکز کے ساتھ صحیح طور پر تعاون فرمائیں گے۔

اللہ تعالے جملہ احباب کو اپنے فضل سے اس کی توفیق بخشے۔ اور بے شمار انعامات اور برکات سے نوازے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

نئے مالی سال میں قربانی کے لئے نئے عزم کی ضرورت

از مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال قادیان

صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے اخراجات کے مقابل پر آمد میں کمی ہونے کے باعث صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مالی حالت کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور ۳۰ اپریل ۱۹۶۴ء یعنی گذشتہ مالی سال کے آخر تک منفی خزانہ کی پوزیشن قریباً پچاس ہزار روپے تک پہنچ چکی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حالات کی مجبوری کے باعث صدر انجمن احمدیہ قادیان پر اس وقت پچاس ہزار روپے قرضہ ہو چکا ہے۔ جو مختلف امانتوں کو قابل ادا ہے۔ اگر آئندہ بھی اخراجات کے مقابل پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی آمد کی یہی رفتار رہی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ انجمن کو سلسلہ کے بہت سے ضروری کام بند کرنے پڑیں گے۔

صدر انجمن احمدیہ کے نئے شروع ہونے والے مالی سال میں باوجود ضروری اور لازمی اخراجات میں کافی کمی کرنے کے بجٹ اخراجات کے مقابل پر متوقع بجٹ آمد میں خاصی کمی رہ گئی ہے جسے پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے احباب جماعت میں مبلغ پچیس ہزار روپے کی تحریک چندہ خاص پیشتر ازیں بھجوائی جا چکی ہے۔ اس چندہ خاص کی شرح ایک ماہ کی آمد کا کم از کم دسواں حصہ رکھی گئی ہے۔ اس توقع کے ساتھ کہ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب اپنی حیثیت اور خدا تعالیٰ کے فضل کے مطابق اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر سلسلہ کی مالی مشکلات کو دور فرمانے میں تعاون فرمائیں گے۔

جس حد تک گذشتہ بار خزانہ کی حالت کو درست کرنے کا تعلق ہے اس بارہ میں بھی نظارت ہذا یہ توقع اور امید رکھتی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران اور ذمہ دار احباب سلسلہ کی اس مشترکہ ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے مرکز سے پورا تعاون کر کے اس کا حل کرنے کے لئے سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔ جس حد تک نظارت ہذا نے صورت حال کا جائزہ لیا ہے اگر مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل کیا جائے تو انجمن کی غیر تسلی بخش حالت کو درست کرنے میں کافی حد تک مدد مل سکتی ہے۔

ادائیگی سابقہ بقایا جات

۱۔ (الف) اکثر جماعتوں کے ذمہ سال بسال کی کثیر رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں اور باوجود ہر ماہ یاددہانی، نگرانی اور توجہ دہانی جماعتوں کے عہدیداران کو توجہ دلانے کے سابقہ بقایا کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی جا رہی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جب تک کہ کوئی جماعت اپنے بجٹ کا بقایا ادا نہیں کر دیتی یا ادا نہ کر سکنے کی معقول وجوہات بتا کر اس میں کمی نہیں کروا لیتی اس وقت تک یہ رقوم جماعتوں کے بجٹ میں شامل سمجھی جانی ضروری ہیں۔ اس لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال جہاں سال رواں کا چندہ باقاعدگی سے وصول کر کے بھجوائیں وہاں سابقہ بقایا کی وصولی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دیں اور جس جگہ کسی دوست سے حالات معافی یا کمی بقایا کے مستقاضی ہوں وہاں معین رپورٹ مقامی مجلس عاملہ کے ساتھ معاملہ مرکز میں بھجوایا جائے۔ اور سفارش کرتے وقت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے کہ سوائے کسی حقیقی اور واقعی مجبوری کے پوری بقایا کی رقم کی معافی کی سفارش نہ کی جائے۔

(ب) عہدیداران جماعت اور جماعت کے ذمہ وار افراد سلسلہ کی ضروریات کا احساس کرتے ہوئے تمام احباب میں یہ روح پیدا فرمائیں کہ آئندہ کسی صورت میں بھی بقایا نہ ہونے دیا جائے گا بلکہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں پوری باقاعدگی اختیار کی جائے گی۔

باشرح ادائیگی

۲۔ جماعت کی ایک معقول تعداد باشرح چندہ ادا نہیں کر رہی اور بعض بڑے بڑے صاحب حیثیت تاجر احباب اس معاملہ میں کوتاہی کر رہے ہیں۔ ایسے احباب اگر اپنے دل میں یہ پختہ عہد کر لیں کہ آئندہ وہ اپنی اصل آمد کے مطابق ماہوار چندہ دیں گے تو جہاں انجمن کی مستقل آمد میں اضافہ ہو کر سلسلہ کی مالی مشکلات دور ہوں گی وہاں ایسا احباب کے اموال میں بھی خدا تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر برکت دے گا۔ سلسلہ کی موجودہ مالی مشکلات اور ضروریات ہر مخلص احمدی پر عیاں ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو صدق دل سے جماعت میں داخل ہے اور سلسلہ کے لئے اپنے دل میں درد رکھتا ہے کا فرض ہے کہ اپنے چندہ بالشرح پوری باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے بیعت کے مقدس عہد کو پورا کرتے ہوئے عملی طور پر یہ ثابت کر دے کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے۔

نظام وصیت میں شمولیت

۳۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے چندہ دہندگان کی نسبت سے موصی احباب کی تعداد کی نسبت سے موصی احباب کی تعداد بہت کم ہے اگر ہمارے مبلغین اور جماعتوں کے عہدیداران نظام وصیت کی اہمیت کو دوستوں پر واضح کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ ارشاد دوستوں میں مستحضر کریں کہ موجودہ زمانہ کی دینی ضروریات کے تقاضوں کے پیش نظر ایمان کی کم از کم علامت یہ ہے کہ جماعت کا ہر شخص وصیت کرے" تو اس سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی آمد میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے لہٰذا اس معاملہ کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نیز موصی احباب کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں اس سے جہاں موصی احباب اپنی زندگی میں اپنی ذمہ داری ادا کر کے ایک روحانی تسکین حاصل کر سکیں گے وہاں حصہ جائداد کی آمد سے صدر انجمن احمدیہ قادیان مستقل آمد دینے والی جائدادیں خرید کر بھی اپنی مالی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکے گی۔

ادائیگی زکوٰۃ

۴۔ جماعت میں بہت سے احباب ایسے ہیں جن پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن وہ اس اہم شرعی فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ عہدیداران مال کا فرض ہے کہ وہ صاحب نصاب احباب کی فہرست بنا کر مرکز میں اطلاع دیں اور خود بھی ایسے احباب کو اس فرض کی ادائیگی کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلائیں۔ اور ان کو بتا دیا جائے کہ کوئی جماعتی چندہ واجب الادا زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔

چندہ درویش فنڈ

۵۔ علاوہ لازمی چندہ جات کے بعض مستقل نوعیت کی طوعی تحریکات ہیں۔ مثلاً درویش فنڈ۔ اس تحریک کے شروع میں تو چند سال بہت سے دوستوں نے بڑھ چڑھ کر پورے اخلاص اور جوش سے حصہ لیا لیکن تحریک کے ایک دو سال بعد اکثر دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ درویش فنڈ کی تحریک ایک وقتی تحریک تھی۔ حالانکہ موجودہ درویشی دور میں قادیان کی آبادی میں بفضلہ تعالیٰ اضافہ کے ساتھ ان کے اخراجات کے لئے زیادہ رقم درکار ہے۔ اور پھر ملک کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے بھی روز بروز مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس مستقل تحریک کی اہمیت کے پیش نظر اس میں زیادہ باقاعدگی اور توجہ سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

تعمیر مدرسہ احمدیہ

۶۔ آج سے دو سال قبل مدرسہ احمدیہ قادیان کی خام عمارت کے بوسیدہ ہونے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اسے پختہ بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ اس توقع اور امید پر کہ جماعت کے چند ایک صاحب حیثیت مخیر احباب اس بوجھ کو اپنے اوپر لیکر اس کام کی تکمیل کروا دیں گے۔ اگر جماعت کے آٹھ دوست بھی ایک ایک کمرہ کے خرچ کی ذمہ داری اٹھا لیتے تو مرکز عام تحریک کئے بغیر اس کام کو پایۂ تکمیل پہنچا سکتا تھا۔ لیکن ابھی تک ہندوستان کے صرف چار دوستوں نے اس میں حصہ لیا ہے اور بوجہ اخراجات کا معین انتظام نہ ہو سکنے کے نہ صرف پیشگی خرچ شدہ کئی ہزار روپے قرضہ کی رقم قابل واپسی ہے بلکہ ابھی یہ کام تشنۂ تکمیل پڑا ہے۔

چند ماہ قبل صدر انجمن احمدیہ نے یہ تحریک کی تھی کہ آئندہ جو دوست کم از کم ۵۰۰/- روپیہ عطیہ اس غرض کے لئے دیں گے اُن کے نام سنگ مرمر کی پلیٹ پر بطور مستقل یادگار اور دعا کے لگائے جائیں گے اور اس کے علاوہ جماعت کا ہر دوست جس توفیق اس تحریک میں حصہ لے کر اس کے ثواب میں شامل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا جماعت کے صاحب حیثیت احباب کو بالخصوص اور دیگر احباب کو بالعموم اس صدقہ جاریہ کے کام کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

چندہ جات کی اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(باقی)

خبریں

جموں ۱۱ مئی۔ بذریعہ تار ہمارے خاص نامہ نگار سے) جموں وکشمیر میں پاکستانی ایجنٹوں اور تخریب کار عناصر کی شر انگیز حرکات اور امن سوز سرگرمیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ اب ملک کی طرف سے ریاست کے وزیر اعلیٰ خواجہ غلام محمد صادق کے بنگلہ کو ٹائم بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ یہ بنگلہ ان دنوں خالی ہے کیونکہ مسٹر صادق اپنے کنبہ سمیت سری نگر منتقل ہو ... سنا جاتا ہے کہ کسی پاکستانی ایجنٹ ...

گیارہ بجے ایک ٹائم بم اس بنگلہ کے صحن میں پھینکا گیا۔ وہاں پہرہ پر متعینات سنتری نے دھماکے کے آنے کی آواز سنی تو وہ فوراً موقع پر پہنچا اور اس نے وہاں ایک بم پڑا دیکھا۔

نئی دہلی ۱۱ مئی۔ دلی پردیش جن سنگھ

سے پردھان ... کی گرفتاری پر دھرنا مار سے بیٹھے ہیں۔ آج کیبنٹ کے اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا کہ شیخ یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ کشمیر کے الحاق پر بات چیت نہیں کی جائے گی۔ تاہم آپ نے کہا کہ شیخ کے ساتھ کسی بھی قسم کی بات چیت ٹھیک نہیں ہے یہ بات چیت فوراً بند ہونی چاہیئے۔ اس سے شیخ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور اب وہ دھمکیاں دینے لگا ہے۔ پروفیسر ملہوترہ نے مطالبہ کیا ہے کہ جموں و کشمیر سیکرٹیریٹ کی نامہ پروپیگنڈہ فوراً ختم کرنی چاہیئے... پاکستان کے ساتھ کنفیڈریشن کی سکیم بھی خطرناک ہے۔

پورٹ بلیئر ۱۱ مئی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ کل رات دس بجے کر اسٹیٹ ریلوے پوررو کی جانب آنے والی ایک گڈس ٹرین پر باغی ناگاؤں نے فائرنگ کی اور ریلوے لائن کو ۲۲۔ انچ لمبا ٹکڑا اڑا دیا۔ یہ سانحہ سنڈ کمس تی سکیا زمین کے ایکا نن ریلوے اسٹیشن کے نزدیک ہوا۔ پانچ ڈبوں میں گڑبیوں کے پانے لگے۔ ریلوے لائن کا ٹکڑا آتشگیر مادہ سے اڑایا گیا۔

قاہرہ ۱۱ مئی۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے آج یہاں کہا کہ روس دریائے جاموڈن کا رخ موڑنے کے سامراجی منصوبوں کے بارے میں عرب عوام کی جائز پوزیشن کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے براعظم افریقہ وسط مشرق۔ عمان۔ لیبیا اور سائپرس کا میں غیر ملکی اڈے ختم کرنے کے متعلق صدر ناصر کے مطالبہ کی حمایت کی۔ وہ مصر کی نیشنل اسمبلی کو خطاب کر رہے تھے۔

کیمبرجیہار ۱۱ مئی۔ بہار ریاست جن سنگھ کی ۱۰ ویں سالانہ کانفرنس کے کھلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بھارتیہ جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری شری اٹل بہاری باجپائی نے کہا کہ شیخ عبداللہ بھارتی عوام کے جذبہ رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دونوں قوموں کی لیڈری کو پورے زندہ کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو فرقہ پرستی سے نجات دہندہ کے روپ میں ظاہر کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر کوئی علاقہ محض اس وجہ سے بھارت کا حصہ نہیں رہ سکتا کہ وہ مسلم اکثریتی علاقہ ہے تو یہ بھارت میں رہنے والے مسلمانوں کی وفاداری پر یقیناً شک و شبہات پیدا کر دے گا۔ شیخ کو کوئی ایسی کارروائی نہ کرنے دی جائے جس سے بھارتی مسلمانوں کی وفاداری کو صعف پہنچتا ہو۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ اگر شیخ عبداللہ ان کے ساتھی غدارانہ باتوں سے احتراز نہ کریں تو انہیں گرفتار کر لیا جائے۔

نیویارک ۱۱ مئی۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے سٹاف نامہ نگار مسٹر پی راگھون نے لکھا ہے کہ اتحادی سکیورٹی کونسل مسئلہ کشمیر پر جو بحث کر رہی ہے امید ہے کہ وہ اس ہفتہ کونسل کے فرانسیسی صدر کی طرف سے دونوں پارٹیوں کو براہ راست بات چیت کرنے کی اپیل کے ساتھ ختم ہو جائے گی کہ کونسل کے ممبران نے غیر رسمی طور پر آپس میں اور بھارت اور پاکستان کے ساتھ بھی مشورے کئے ہیں۔

کراچی ۱۱ مئی۔ صدر ایوب نے پرسوں رات کراچی بار ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بھارت نے جو بے ایمانی سے جموں وکشمیر کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اسے پاکستان اور جیسا کہ اب ظاہر ہے کشمیر کے لوگ بھی کبھی منظور نہیں کریں گے۔ آسام تریپورہ اور مغربی بنگال میں ناجائز طور پر رہتے ہوئے پاکستانیوں کے بھارت سے اخراج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صدر پاکستان نے کہا کہ بھارت سرکار بھارتی مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رہی ہے اور انہیں بھارت سے نکال رہی ہے۔ آپ نے دارننگ دی کہ پاکستان ایسے جارحانہ اقدام کرنے کا جواب دینے کی طاقت ہے لیکن حیرانی کی بات ہے کہ بھارت کا عقلمند طبقہ بھی تاریخ کا یہ سبق سیکھنے سے قاصر ہے کہ کوئی قوم کتنی بھی مضبوط اور طاقتور ہو لیکن ظلم اور بے انصافی سے اُسے کبھی فائدہ نہیں ہوا۔ آخرکار صداقت پر حق کی فتح ہوتی ہے۔

ماسکو ۱۱ مئی۔ روس کے ایک نائب وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ روس کے پاس بین البراعظمی اور خلائی میزائل ہیں جن میں دس کروڑ ٹن بارودی طاقت کی پیمائش سکتی ہے۔ ایڈمرل گورشکوف نے ایک بیان میں کہا کہ روس کی فوجی طاقت کی بنیاد پر سپائی اور ہائیڈروجن ہتھیاروں پر ہے۔ جبکہ انہیں گرانے کے لئے زیادہ انحصار راکٹوں پر ہے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو روس نے ۵ کروڑ ٹن بارود سے زیادہ طاقت کے ایک پرمانو ہتھیار کا تجربہ کیا تھا۔ اس وقت امریکہ نے اتنے بڑے ہتھیار کو محض دہشت پیدا کرنے کا ذریعہ قرار دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ فوجی لحاظ سے ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایڈمرل گورشکوف نازی جرمنی کی ۱۹ ویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کر رہے تھے۔ ایڈمرل گورشکوف نے جو روسی بحری فوج کے کمانڈر انچیف اور نائب وزیر دفاع بھی ہیں کہا کہ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد فوجی نشوونما کے سلسلہ میں نہایت اقدام کئے گئے ہیں۔

نیویارک ۱۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے پچھلے منگل کو جو مطالبہ کیا تھا کہ سکیورٹی کونسل شیخ عبداللہ کو بلائے سکیورٹی کونسل کے گیارہ ممبروں میں کوئی حمایت حاصل نہیں ہو سکی۔ اگرچہ کونسل شیخ صاحب کو کشمیر پر بحث میں شمولیت کے لئے دعوت نہیں دیگی بھارتی نمائندہ مسٹر چھاگلہ نے صاف کہہ دیا تھا کہ اس تجویز کو بھارت ہرگز منظور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس جھگڑے میں صرف پاکستان اور بھارت دو فریق ہیں۔ شیخ عبداللہ کی پوزیشن ایک پرائیویٹ شہری کی ہے لیکن مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ کونسل اپنے لائحہ عمل کے مطابق کسی بھی ایسے شخص کو کوئی اطلاع دینے یا دیگر مدد دینے کے لئے بلا سکتی ہے۔ اور اس طرح دعوت دینے کی روایت بھی قائم ہو چکی ہے جبکہ پچھلی ۲۷ فروری کو سائپرس کی ترک کمیونل چیمبر کے صدر مسٹر رالف ڈینکتاش کو دعوت دی گئی تھی۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ۲۸ مئی سے ختم ہے

نمبر خریداری	نام خریدار
۱۰۱۹	مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ
۲۰۴۶	مکرم محمد الطاف صاحب امروہہ
۱۰۲۶	مکرم آدم علی بیگ صاحب نیا گڑھ
۱۰۲۸	مکرم بشیر الدین صاحب اڑیسہ
۱۰۳۰	مکرم حافظ یٰسین صاحب کریا
۱۰۳۳	مکرم آئی فاروق احمد صاحب شاہ آباد
۱۰۴۲	مکرم عبدالجلیل صاحب بنگلور
۱۰۵۷	مکرم ولی محمد صاحب ٹاری چری
۱۱۰۵	مکرم بشیر احمد صاحب آرہ
۱۱۰۷	مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب چمبہ
۱۱۰۸	مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر
۱۱۲۸	مکرم میاں عزیز احمد صاحب عالم پور
۱۲۰۳	مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب کرنول
۱۲۰۵	مکرم پی محمد صاحب مدراس
۱۲۰۹	مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب ٹانچ
۱۲۱۹	مکرم عبدالغنی صاحب بٹ کشمیر
۱۲۲۱	مکرم محمود حاجی نیک ٹی شاہ گنج
۱۲۲۲	مکرم آندھرا آٹو موبائل حیدرآباد
۱۲۲۳	ایجنسی آٹو موبائل محبوب گنج
۱۲۲۴	مکرم محمود احمد صاحب آٹو سروس حیدرآباد
۱۲۲۵	مکرم اعجاز حسین صاحب عثمان شاہی
۱۲۲۶	مکرم عبدالکریم صاحب نارائن کھیت
۱۲۲۹	مکرم خواجہ عبدالسلام محمد صاحب بانڈی پورہ
۱۲۴۷	مکرم مرزا احمد بیگ صاحب حیدرآباد
۱۲۴۸	ہندوستان ہیئر مارٹ حیدرآباد
۱۲۸۱	مکرم جہاں دار حسین صاحب کوٹھی منڈرپلور
۱۴۲۹	ایم۔ اے رشید صاحب کیرالسٹیٹ
۱۵۶۲	مکرم منظور الاسلام صاحب صاحب گنج
۱۵۷۰	مکرم کے۔ محمد کنج صاحب کیرالا
۱۵۷۳	مکرم شریف احمد صاحب جمشارا
۱۵۷۴	گرینڈ سٹور شورنل گنڈہ
۱۵۷۶	مکرم مولوی عبدالاحد صاحب جوانو جرگام
۱۵۸۰	مکرم نصیر احمد صاحب جیرانہ
۱۸۸۱	مکرم قاری سید محمد اسحاق صاحب حیدرآباد

مندرجہ بالا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنا چندہ بواپسی ڈاک ارسال فرما کر مشکور فرمادیں۔ اخبار بدر آپ کا اپنا اخبار ہے اس کی ترقی اور وسعت خریداری کیلئے کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ (مینیجر اخبار بدر)